اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

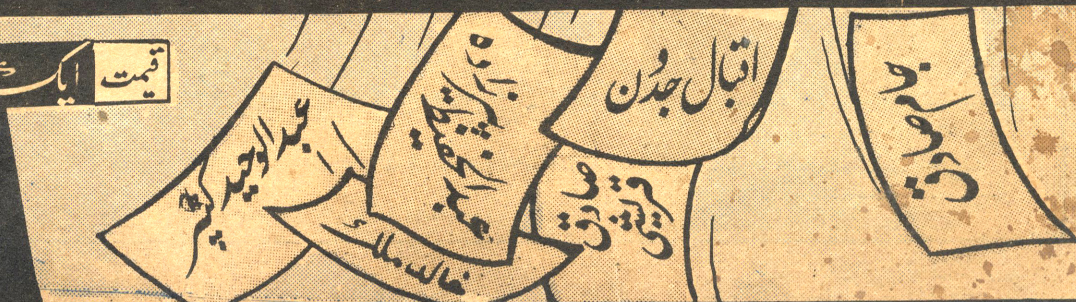
نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمود

۲۱ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ ○ جمعہ

ذوالفقار علی بھٹو
شیخ رشید
مسعود محمود
نصرت بھٹو
غلام مصطفیٰ کھر
ڈاکٹر غلام حسین
ٹکا خان
نصراللہ خٹک

ملک و قوم کے دشمنوں کی "سیاسی موت" کے پروانے لکھے جا چکے ہیں

قیمت ایک روپیہ



کم بہت ہی کم

ملتے ہیں اب شریک سفر بہت ہی کم
چلتے ہیں لوگ ساتھ مگر کم بہت ہی کم

شب خیز و شب نور و ہے آسیب عاشقی
سنسان راستوں سے گذر کم بہت ہی کم

وہ راہرو کہ جن کی نظر میں ہیں منزلیں
چلتے ہیں لے کے رخت سفر کم بہت ہی کم

بھولے ہوئے ہیں موت کو آسودگانِ دہر
یہ مرحلہ ہے پیش نظر کم بہت ہی کم

دن چھپ چلا ہے ان کا پتہ کس سے پوچھیے
اس شہر میں ہیں اہلِ نظر کم بہت ہی کم

پتھری نہ بن جائے کہیں آنسوؤں کی جھیل
نکلے ہیں ماہتاب اِدھر کم بہت ہی کم

زلف تباں کی چھاؤں ہو یا دامن جنوں
دونوں طرف ہے غم کا گذر کم بہت ہی کم

خالی گداز دل سے ہیں اصنام عصر نو
ان مقبروں میں ہے یہ شرر کم بہت ہی کم

ہم پہ بزعم خویش بڑی نکتہ چینیاں
اور ہم پہ ناقدارِ نظر کم بہت ہی کم

وہ معترض میرے چراغوں پہ خود جنہیں
آتا ہے روشنی میں نظر کم بہت ہی کم

اہل دول میں جوہر انسانیت نہ ڈھونڈ
ہیں ان سمندروں میں گہر کم بہت ہی کم

واعظِ بیان حق و صداقت کا رُخ بدل
مخلوق آ رہی ہے ادھر کم بہت ہی کم

یہ پاس وضع بھی ہے تو قربان جائیے
آتے ہیں وہ ضرور مگر کم بہت ہی کم

کر دے نہ روشنی سے بغاوت دلوں کی آگ
آنکھوں کے جنگلوں سے گزر کم بہت ہی کم

دانشؔ کی صحبتیں بھی غنیمت ہیں دوستو
ملتے ہیں ایسے خاک بسر کم بہت ہی کم

احسان دانش



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۴

جمعۃ المبارک ۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء ۲۲ شوال المکرم

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ ۴۵ ـــ روپے
ششماہی ۲۳ ـــ روپے
سہ ماہی ـــ ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

اداریہ

احتساب کا عمل تیز کرنے کی ضرورت ہے

سیاسی حلقوں میں گذشتہ چند دنوں سے یہ بات عام طور پر موضوع بحث بنی ہوئی تھی کہ ملکی انتخابات ۱۸ / اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ہوں گے یا ملتوی کر دیے جائیں گے۔ اکثریت کی رائے یہی تھی کہ انتخابات ملتوی ہو جائیں گے۔ بالآخر یکم اکتوبر کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پہ کی جانے والی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کی تقریر سے افواہوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور انتخابات کے التوا کی تصدیق ہو گئی۔

گو من حیث المجموع پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے انتخابات کے التوا کا مطالبہ نہیں کیا گیا لیکن جنرل صاحب نے انتخابات کے سلسلے میں جو وجوہ بیان کی ہیں وہ اپنے اندر وزن رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ:

"محاسبے سے پہلے انتخاب کرانا ایک نئے بحران کو دعوت دینا ہے اور سیاست کے ذریعہ عوام سے دشمنی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ملکی سیاست میں ضروری تطہیر کا فیصلہ کیا ہے تاکہ آئندہ ملک کو صاف ستھری قیادت میسر آسکے"

جنرل صاحب نے جن ارادوں کا اظہار کیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہیں اور صاف ستھری قیادت بھی ملک کو اسی صورت میں میسر آسکتی ہے جب کہ مجرموں کا محاسبہ کر کے انہیں کیفر کردار تک پہونچایا جائے اس کے برعکس اگر مجرموں سے کسی قسم کی رواداری برتتے ہوئے انہیں ملکی سیاست میں دندنانے کی اجازت دے دی گئی تو آئندہ کے لیے ایک غلط روایت قائم ہو جائے گی جو ملک و ملت کے لیے سخت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

یہ درست ہے کہ اس کام کے لیے وقت درکار ہے، لیکن اگر حکومت تندہی سے کام لے تو یہ مقصد کم سے کم وقت میں پورا ہو سکتا ہے۔ گو جنرل صاحب نے اس سلسلے میں عدالتوں کو ذمہ دار قرار دیا ہے کہ عدالتیں اگر چاہیں تو جلد از جلد اس اہم فریضہ کی انجام دہی سے سبکدوش ہو سکتی ہیں، لیکن خود حکومت کی ذمہ داری بھی برابر کی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ حکومت تمام معاملات کی چھان بین کر کے عدالتوں کو جلد ثبوت فراہم کر دے تو یہ کام بہت کم وقت میں نمٹ سکتا ہے۔ جبکہ خود چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اپنی تقریروں، انٹرویوز اور بیانات میں پورے حزم و یقین کے ساتھ اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ گذشتہ حکومت کی بدعنوانیوں کے ٹھوس اور دستاویزی ثبوت ان کے پاس موجود ہیں۔ اپنی حالیہ تقریر میں جنرل صاحب نے کہا ہے کہ گذشتہ چھ سال کے دوران قومی کردار کھوکھلا کر دیا گیا، قومی معیشت تباہ کر دی گئی۔ عدلیہ کے وقار کو مجروح کیا گیا اور عوام کی خون پسینے کی کمائی ذاتی آرام و مفاد پر خرچ کی گئی جنرل صاحب نے یہاں تک کہا کہ انتظامیہ کے مختلف شعبوں کو کریدنے کے بعد اتنی غلاظت سامنے آئی جسے بیان تک نہیں کیا جا سکتا۔

گذشتہ حکومت کے بارے میں جنرل صاحب کے مذکورہ ریمارکس کے بعد محاسبے میں تاخیر ناقابل فہم ہے۔ اگر حکومت کے پاس ٹھوس ثبوت نہ بھی ہوتے اور حکومت اپنے طور پر انتظامیہ کے مختلف شعبوں کو نہ بھی کریدتی تب بھی معزول وزیر اعظم اور ان کے حواریوں کی بداعمالیوں کے ڈھیروں ثبوت عوام کے پاس موجود ہیں اور بعض نے تو براہ راست عدالتوں سے رجوع بھی کیا ہے۔ گذشتہ "عوامی دور" دراصل تھا ہی مجرموں کا دور۔ پیپلز پارٹی کے ایک عام کارکن سے لے کر اس پارٹی کے چیئرمین تک ہر شخص مجرم اور بدعنوان ہے۔ لوٹ کھسوٹ کے اس دور میں

... پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

جس طرح دونوں ہاتھوں سے قومی خزانے کو لوٹا گیا ہے اس کی مثال گذشتہ تیس سالہ دور میں نہیں ملتی۔!!!

اس دور میں پرانے مجرم تو تھے ہی نئے اور تازہ دم مجرموں کی بھی ایک سینہ زور کھیپ تیار ہوئی جس نے جرائم کے جدید ترین طریقے ایجاد کیے اور ملک کے ہر شعبہ کو روند ڈالا۔

ممکن ہے بعض افراد احتساب کے اس عمل کو جانبداری کا عنوان دیں، لیکن اگر یہ لوگ حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں تو اعتراف حقیقت میں دشواری نہیں ہوگی۔ انصاف کا تو تقاضا ہی یہ ہے کہ مجرم کو اس کا جرم ثابت ہونے پر اس کے جرم کی نوعیت کے اعتبار سے سزا دی جائے، اگر ایسا نہ کیا جائے تو معاشرے کا نظام ہی درہم برہم ہو جاتا ہے اور تخریبی عنصر اپنی پوری قوت سے اُبھر کر پورے ملک کو افراتفری اور انتشار میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر اب خرابی بسیار کے بعد بھی اس عنصر کی حوصلہ شکنی نہ کی گئی تو قوم و ملک اس سے زیادہ دشواریوں کا شکار ہو جائے گی۔

آخر میں ہم موجودہ عبوری حکومت اور خصوصاً جنرل ضیاء الحق سے یہ گذارش کریں گے کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر احتساب کے عمل کو جلد نمٹائیں تاکہ مایوسی کی فضا ختم ہو اور جمہوری اداروں کو استحکام نصیب ہو۔ اس میں نہ صرف ملک و قوم کی نیک نامی ہے، بلکہ وہ خود بھی نیک نام ہوں گے۔

بین الاقوامی حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہمارے ملک میں جس قدر جمہوریت بحال ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔

اس مقصد کے لیے پوری قوم [illegible] سال سے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے اور حالیہ تحریک میں قربانیاں نظام شریعت کے نفاذ اور جمہوریت بحالی کے لیے قوم کے ہر طبقے نے دی ہیں ان کی مثال ہی نہیں ملتی۔ اس تحریک میں بہنے والے مقدس [خو]ن کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمہوریت کے پائیدار [راستے] سے اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام ہمارے ملک میں نافذ ہو جائے۔ چونکہ اس ملک کی اساس اسلام اور جمہوریت ہے، جمہوریت کے راستے یہ ملک اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے معرض وجود میں آیا تھا۔ اگر اس پر بھی اس حقیقت سے اغماض برتا گیا تو آئندہ ملک و قوم کی سالمیت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

"آزادی کے جسم سے خون ٹپکتا ہے"

انگریزوں کو متحدہ ہندوستان سے نکالنے والے بہادر غازی علماء کرام اور مجاہدین

آزادی کی مختصر اور جامع کہانی

قیمت ۵۰-۶ روپیہ ۱۰ کتابوں پہ ۲۵ فی صد کمیشن۔

انٹرنیشنل ریڈ پبلی کیشنز مسجد فاروقیہ خالصہ سٹریٹ اوزکار روڈ اسلام پورہ لاہور

خوش خبری

ہماری مصنوعات نے جس تیزی سے عوام میں مقبولیت حاصل کی ہے اس پر ہم اپنے ایجنٹ حضرات کے بھی مشکور ہیں۔ اب ہم اپنی مصنوعات کو مزید پرکشش پائیدار جدید بنا رہے ہیں۔ آپ کے سائیکلوں کے معیاری اور دیرپا:

سٹینڈ اور کیریئر مہیا کرنے والے

الفرید سٹیل پروڈکشن، پاکپتن روڈ، عارف والہ

کوائف دار العلوم عربیہ فاروقیہ واقع دریا خان ضلع میانوالی

اس پرفتن دور میں دینی مدارس کا قیام خداوند کریم کی خصوصی رحمت ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی دار العلوم عربیہ فاروقیہ ہے۔ دار العلوم نے مزید دو کنال اراضی ۵۵۰۰ پر خریدی ہے۔ جس کی وجہ سے دار العلوم ۴۰۰۰ کا مقروض ہے۔ دار العلوم میں مقامی طلبہ کے علاوہ بیرونی طلباء کے قیام طعام صابن تیل، علاج معالجہ دار العلوم کی طرف سے ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ دار العلوم میں جو اساتذہ تدریسی منصب پر فائز ہیں، نہایت محنتی، جفاکش اور شرافت اور حیا کے پیکر ہیں۔ طلباء کو اخلاق حسنہ اور عادات پاکیزہ کی تربیت دی جاتی ہے۔ ابتدائی کتب سے لے کر موقوف علیہ تک تعلیم احسن طریقے سے دی جاتی ہے۔ محنتی اور علم و عرفان کے پیاسے طلبا تشریف لا سکتے ہیں اور مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اپنی صدقات خیرات اور زکوٰۃ سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

طلباء ۱۵ شوال سے ذی قعدہ تک تشریف لا سکتے ہیں	خادم العلماء (مولانا)	غلام فرید مہتمم دار العلوم عربیہ فاروقیہ دریا خان ضلع میانوالی

بلوچستان اور دوسرے علاقوں کے حقوق کی حفاظت

صرف پاکستان قومی اتحاد ہی کر سکتا ہے!

قائد اسلامی انقلاب صدر پاکستان قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم

کے دورۂ بلوچستان کی تفصیلی رپورٹ

رپورٹنگ ——— مولانا محمد صدیق شاہ، قلات

مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم پروگرام کے مطابق مورخہ ۳۰ اگست کو بلوچستان کے دس روزہ دورہ پر بذریعہ طیارہ کوئٹہ پہنچنے والے تھے مگر موسم کی خرابی کے باعث ہوائی جہاز کوئٹہ کے ہوائی اڈہ پر نہ اتر سکا۔ ہوائی جہاز کراچی چلا گیا۔ دوسرے روز مورخہ ۳۱ اگست بروز بدھ بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح حضرت قائد اسلامی انقلاب مفتی محمود صاحب بذریعہ طیارہ کوئٹہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ مارشل لا کے احکامات اور پابندیوں کی وجہ سے محدود پیمانہ پر استقبال کا اہتمام کیا گیا تھا۔ استقبال کرتے والوں میں پاکستان قومی اتحاد وصوبہ بلوچستان کے صدر حاجی محمد زمان خان اچکزئی اور نائب صدر مسٹر خدائے نور صاحب (چیئرمین تحریکِ استقلال بلوچستان) اور جنرل سیکرٹری حاجی عبدالمجید خان صاحب (امیر جماعتِ اسلامی بلوچستان) تحریک خاکسار کے رہنما مسٹر نصیب اللہ، مسلم لیگ کے رہنما حاجی محمد داد خان جمالی، جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صدر مولانا عبدالواحد صاحب وسیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد صاحب وخازن حاجی نصیر الدین صاحب وجمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے تیس کے قریب دوسرے رہنما واراکین موجود تھے۔

جونہی مفتی صاحب ہوائی اڈہ سے باہر آئے نہایت پرتپاک طریقہ سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ بعد میں وہاں پر موجود اخباری نمائندوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر سیدھے مدرسہ عربیہ مطلع العلوم روانہ ہوئے۔ یہاں پہنچنے پر علماء وطلباء واراکین پاکستان قومی اتحاد نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ پھر آپ نے استقبالیہ اجتماع سے خطاب فرمایا اپنی تشریف آوری کی غرض وغایت اور عام ملکی حالات بیان فرمائے، اور موجودہ اسلامی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ (پورے دورہ کی تقریروں کا خلاصہ الگ درج کیا گیا ہے وہاں ملاحظہ ہو)

اس کے بعد دُور سے آنے والے جمعیت علماء اسلام کے وفود سے ملاقات کی۔ شام چار بجے پاکستان قومی اتحاد کی صوبائی مجلس عاملہ کی میٹنگ کی صدارت فرمائی۔ ٹکٹوں کی تقسیم کے سلسلہ میں جماعتوں کو جو شکایات پیدا ہوگئی تھیں وہ آپ نے رفع فرمائیں۔ سب نے اتحاد کے فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کیا۔

دوسرے روز یکم ستمبر، ۷۷ کو پروگرام کے مطابق سریاب (مضافاتِ کوئٹہ) میں حاجی شاہ جہاں کی قیام گاہ کے وسیع احاطہ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

اسی دن ۲ بجے پشین، لورالائی، ژوب کے اضلاع کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ اس دورہ میں پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے صدر حاجی محمد زمان خان صاحب اور تحریکِ استقلال کے رہنما ارباب سکندر خان اور تحریک خاکسار کے ایک رہنما مسٹر نصیب اللہ اور جمعیت علماء اسلام کے دیگر ضلعی عہدہ دار اور جمعیت طلباء اسلام کے صوبائی جنرل سیکرٹری محمد اسحاق وسرپرست مولوی اللہ داد ہمراہ تھے۔ ٹی۔ وی کی ایک گاڑی اور پولیس گارڈ بھی ساتھ تھی

۵ بجے شام زیارت (ضلع سبی) پہنچے۔ وہاں شہر کی بڑی جامع مسجد میں قومی اتحاد کے کارکنوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ پھر کواس روانہ ہوئے۔ وہاں جمعیت علماء اسلام کی با اثر مقامی شخصیت ملک محمد انور صاحب کیطرف سے دی گئی ضیافت میں سردار شہباز خان زیارت والے اور حاجی سید محمد کواس والے نے جمعیت علماء اسلام میں اپنی شمولیت کا اعلان کیا۔ یاد رہے مفتی صاحب پورے بلوچستان کے دورہ میں ملک محمد انور صاحب کی کار میں سفر فرماتے رہے۔ ملک صاحب خود ڈرائیونگ کرتے رہے۔ رات کو مولانا نیاز محمد صاحب کے ہاں قیام رہا۔ سحری کے بعد ہرنائی روانہ ہوئے جو وہاں سے ۸۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ چھ گھنٹہ مسلسل سفر کے بعد گیارہ بجے ہرنائی پہنچے۔ تمام

راستہ کچا تھا۔

حضرت مفتی صاحب نے عوام کے ایک بڑے اجتماع سے مفصل خطاب فرمایا۔ خطاب کے فوراً بعد سنجاوی کو روانہ ہوئے جو ۴۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ جمعہ کی نماز سے قبل وہاں پہنچے۔ حضرت نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد متصل ایک چاردیواری میں عوام کے بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ چار بجے لورالائی کو روانہ ہوئے۔ پانچ بجے وہاں پہنچنے پر ایک عربی مدرسہ کے وسیع احاطہ میں عوام کے ایک بڑے اجتماع سے آپ نے خطاب فرمایا۔ عشاء کی نماز کے بعد مسجد گنجی میں مقامی علماء کے ایک خصوصی اجتماع سے خطاب فرمایا۔

دوسرے روز ۳ ستمبر کی صبح کو سردار طاہر خان لونی آزاد امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ سنجاوی دکی نے قومی اتحاد کے امیدوار **مولانا عبدالعزیز لونی** (نائب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع لورالائی) کے حق میں دستبرداری کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر موجود سردار محمد ہاشم خان لونی نے ان کے اس اقدام کو سراہا اور قومی اتحاد کے تعاون کا یقین دلایا۔ ۸ بجے وہاں سے مرغہ کبزئی روانہ ہوئے جو ۵۹ میل پر تھا۔ تمام راستہ بارش کی وجہ سے خراب ہو چکا تھا۔ اس سفر میں طلباء و علماء کا ایک قافلہ بھی ساتھ تھا۔ ساڑھے دس بجے مرغہ کبزئی پہنچے۔ جو **مولوی فیض اللہ** آخوندزادہ امیدوار قومی اسمبلی حلقہ ژوب و لورالائی کا علاقہ تھا۔ پون گھنٹہ تک مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔

ساڑھے گیارہ بجے وہاں سے فورٹ سنڈیمن روانہ ہوئے جو وہاں سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ پورا راستہ کچا تھا اور کئی جگہ سیلاب کا پانی بہہ رہا تھا مگر جہاد و حریت کا یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

۲½ بجے ہم فورٹ سنڈیمن پہنچے۔ وہاں حاجی یٰسین صاحب کی قیام گاہ پر حضرت مفتی صاحب نے تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ چھ بجے شام کو شہر کی ایک بڑی چاردیواری میں عوام کے ایک بڑے ہجوم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ یاد رہے حضرت مفتی صاحب تمام جگہوں پر پشتو زبان میں خطاب فرماتے رہے۔ رات وہاں قیام رہا۔ حضرت مفتی صاحب وہاں ایک مقامی مسئلہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں رات بھر جاگتے رہے۔ صبح کی نماز پڑھا کر آرام فرمایا۔

مورخہ ۴ ستمبر ۱۱½ بجے قلعہ سیف اللہ کو روانہ ہوئے۔ جو وہاں سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔ واضح رہے کہ اس جگہ سے بھی گذر ہوا جہاں مولانا سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ شہید کر دیئے گئے تھے۔ اس صاحب جلال شخصیت کے تصور سے دل میں عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ تین بجے قلعہ سیف اللہ پہنچے۔ وہاں پر موجود عوام کا ایک بڑا اجتماع انتظار میں کھڑا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے وہاں خطاب فرمایا۔ آخر میں حسب دستور آپ نے قومی اتحاد کا ساتھ دینے کا وعدہ لیا تو سب نے ہاتھ کھڑے کر کے کہا کہ یہاں قومی اتحاد کے علاوہ اور کوئی پارٹی نہیں۔ مجھے اس وقت محسوس ہوا کہ یہ اثر بلوچستان کے مشہور سید شمس الدینؒ کی قربانی کا ہے۔

۳½ بجے مسلم باغ کو روانہ ہوئے جو یہاں سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر تھا ۴½ بجے جب مسلم باغ پہنچے تو یہاں ایک بڑی چاردیواری کے اندر حضرت مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔ عوام بہت بڑی تعداد میں جمع تھے۔ یہ سابق بے ضمیر وزیر مولوی صالح محمد کا علاقہ تھا۔ مفتی صاحب کی آمد پر یہاں کے عوام کی بے انتہا مسرت اور جلسہ میں بڑی تعداد میں حاضری سے ظاہر ہوتا تھا کہ ... صالح محمد کی یہاں ایک ٹیڈی پیسہ برابر بھی وقعت نہیں۔ سوا پانچ بجے کان مہترزئی روانہ ہوئے۔ جو ۱۵ میل کے فاصلہ پر تھا، چھ بجے وہاں پہنچے۔ یہ بلوچستان کا سرد ترین علاقہ ہے۔ یہاں کے لوگ کافی غریب تھے مگر ان کا خلوص اور جذبہ قابل رشک تھا۔ بہت بڑا خیمہ انہوں نے نصب کیا ہوا تھا۔ تمام واردین کے لیے مکمل انتظامات کیے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے علاقہ کے مسائل سے حضرت مفتی صاحب کو آگاہ کیا۔

۶ ستمبر کی صبح خانوزئی (ضلع پشین) روانہ ہوئے جو ۲۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔ نو بجے جب ہم وہاں پہنچے تو پورے علاقہ کے لوگ استقبال کے لیے کھڑے تھے۔ ہم جلسہ گاہ کی جانب چلے۔ سب وہاں جمع ہوئے۔ مفتی صاحب نے پون گھنٹہ تک مفصل خطاب فرمایا۔ یہاں اس حلقہ سے قومی اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار حضرات نے بھی خطاب فرمایا۔ قومی اسمبلی ضلع پشین سے قومی اتحاد کے امیدوار حاجی محمد زمان خان صاحب (صدر پاکستان قومی اتحاد بلوچستان) نے تعارفی کلمات کہنے کے بعد کہا ... آج پورے ملک میں دو نظریات کی جنگ ہے۔ ایک اسلام دوسرا سوشلزم۔ پاکستان قومی اتحاد اسلام چاہتا ہے اور پیپلز پارٹی سوشلزم کا نعرہ لگاتی ہے۔ ظاہر ہے ہم اسلام کا ساتھ دیں گے۔ آپ نے پشتون خواہ نیپ پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ وہ پشتون کے نام سے پشتون قوم کو فریب دینا چاہتا ہے۔ اس کا سربراہ میرا قریب ترین عزیز بھی ہے۔ آج تک اس نے پشتون قوم کے لیے کوئی نمایاں خدمت انجام نہیں دی ...

آپ نے کہا پشتون خواہ نیپ صرف پاکستان کے انہی دو اضلاع میں ہے اگر ان کے ایک دو آدمی بالفرض کامیاب ہو بھی گئے تو موجودہ نظام میں کیا تبدیلی لا سکیں گے اور پشتون کے حقوق کی کیا حفاظت کر سکیں گے۔

آپ نے کہا کہ مفتی صاحب پشتون ہیں اور میں بھی پشتون ہوں۔ مفتی صاحب پورے پاکستان قومی اتحاد کے صدر ہیں اور میں بلوچستان کے قومی اتحاد کا صدر ہوں۔ ہم کہاں برداشت کریں گے کہ پشتون کے حقوق کو کوئی کھائے۔ اس لیے پشتون کے حقوق، بلوچ اور دوسری اقوام کے حقوق کی حفاظت صرف پاکستان قومی اتحاد ہی کر سکتا ہے
آپ نے کہا کہ میں نے اپنے سینیٹری کے زمانہ میں آپ کے حقوق کے لیے ہمیشہ آواز بلند کی ہے۔

مولوی سلطان محمد امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ کاریزات نے بھی خطاب فرمایا۔ اپنے تعارف کے بعد کہا کہ

"وہ ہر حالت میں پاکستان قومی اتحاد کے صدر حضرت مفتی صاحب کا دامن تھام کر چلیں گے اور کسی صورت میں نہ بھٹکیں گے اور نہ جھکیں گے اور عہد کیا کہ یکساں طور پر عوام کی خدمت انجام دیتے رہیں گے۔"

۱ بجے وہاں سے پشین روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے پشین پہنچے۔ یہاں مسٹر حنیف موسلے (سابق ممبر قومی اسمبلی) کے بنگلہ کے احاطہ میں جلسہ کا انتظام تھا۔ بڑی تعداد میں لوگ جلسہ گاہ میں جمع ہوئے۔ یہاں حاجی زمان خان صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

حضرت مفتی صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔ اور خان عبدالصمد خان اچکزئی (مرحوم) کے قتل کی تحقیقات کے مطالبہ کو دہرایا اور عوام سے قومی اتحاد کا ساتھ دینے کا وعدہ لیا۔ آپ نے اس موقعہ پر موجود مسٹر حنیف موسلے کی استقامت کی بھی تعریف فرمائی۔

یہاں پر ایک آزاد امیدوار عبدالشکور نے قومی اتحاد کے صوبائی امیدوار (جمعیت علماء اسلام کے ضلعی رہنما) حاجی سید سیف اللہ کے حق میں دستبرداری کا اعلان کیا۔

یہاں سے بادی زئی روانہ ہوئے۔ راستہ بہت کچا تھا۔ گاڑیوں کے چلنے کی وجہ سے اتنا گرد اٹھتا کہ پچھلی گاڑی کے لیے راستہ گم ہو جاتا۔ بالآخر یہ مشکل راستہ بھی طے ہوا۔ ۱/۲ ۱ بجے بخیر و خوبی پہنچے۔ سوا چار بجے ایک بڑی چار دیواری میں مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔ گاؤں کے تمام لوگ جمع تھے۔ بادی زئی قبیلہ کے ملک نے اپنے قبیلہ سمیت جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اور مفتی صاحب و دیگر اکابرین جمعیت کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

چھ بجے یہاں سے حرم زئی کو روانہ ہوئے۔ پونے سات بجے وہاں پہنچے۔ حاجی سید سیف اللہ امیدوار صوبائی اسمبلی کے ہاں قیام رہا حاجی صاحب موصوف نے پانچ سو کے قریب لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔

حاجی صاحب کی قیام گاہ کے وسیع احاطہ میں عشاء کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے مولوی عبداللہ آخوندزادہ امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ گلستان (ضلع پشین) اور مولانا غلام حیدر صاحب اور تحریک استقلال کے ارباب سکندر خان نے خطاب کیا۔ بعد میں قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس علاقہ کے لوگ ۱۰۰ فیصد جمعیت علماء اسلام کے ساتھ تھے۔

۵ ستمبر کی صبح کو نہری اڈہ روانہ ہوئے۔ بڑی چار دیواری میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مولوی عبداللہ امیدوار صوبائی اسمبلی نے سپاسنامہ پیش کیا۔ حاجی زمان صاحب اور خاکسار تحریک کے رہنما مسٹر نصیب اللہ نے خطاب کیا۔

۱۰ بجے چمن کو روانہ ہوئے جو یہاں سے ۴۰ چالیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ کوژک کی مشہور سرنگ (ٹنل) چوٹی سے گذر کر سرحدی علاقہ میں بارہ بجے کے قریب پہنچے۔ لوگ پروانہ وار جمع ہو گئے تھے۔ اعلان ہوا کہ تین بجے جلسہ ہوگا۔

تین بجے مدرسہ عربیہ کے احاطہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ یہ احاطہ کچا کچ بھرا ہوا تھا۔ باہر سڑک پر بھی لوگ جمع تھے۔ مفتی صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔ یہاں بھی مفتی صاحب نے عبدالصمد خان اچکزئی کے قتل کی تحقیقات کے مطالبہ کو دہرایا۔ یہاں پر قومی اتحاد کے امیدوار مولانا محمد نور صاحب اچکزئی تھے جو جمعیت علماء اسلام کے مقامی امیر بھی ہیں یہاں پر مقابلہ سخت ہوگا۔ پشتون خواہ نیپ کا امیدوار پارٹی کا سربراہ محمود خان اچکزئی ہے۔

چار بجے کوئٹہ روانہ ہوئے۔ یہاں سے کوئٹہ ۷۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ مغرب کے وقت کوئٹہ پہنچے۔ یوں پشتون علاقے کا چھ روزہ دورہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کوئٹہ میں ایک افطار پارٹی میں ـــــ عبدالغفور درانی نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر حضرت قائد جمعیت نے مختصر خطاب فرمایا۔

رات کے دس بجے مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ میں دستار بندی کا جلسہ تھا۔ مدرسہ کا وسیع احاطہ کچا کچ بھرا ہوا تھا۔ کوئٹہ کے عوام اپنے محبوب قائد کی ایک جھلک دیکھنے اور آپکا بصیرت افروز خطاب سننے کے لیے بے تابی سے منتظر تھے۔

ٹھیک دس بجے حضرت قائد محترم جلسہ گاہ میں پہنچے اور فضیلت حدیث، طلب حدیث اور تعلیم حدیث کے موضوع پر معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ فارغ التحصیل طلباء کو دستار فضیلت دی گئی اور ان سے استقامت اور اپنی استطاعت کے مطابق ـــــ اسلام کی خدمت کرنے کا عہد لیا،

گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔ رات کوئٹہ میں قیام رہا۔ صبح ۷ ستمبر کو پروگرام کے مطابق ۱/۲ ۸ بجے مستونگ (ضلع قلات) کو روانہ ہوئے۔ ۱/۲ ۹ بجے مستونگ پہنچے۔ مدرسہ صدیقیہ کے وسیع احاطہ میں مستونگ کے بیدار عوام سے مفتی اعظم نے مفصل خطاب فرمایا۔

۱/۲ ۱۰ بجے خضدار کو روانہ ہوئے جو یہاں سے ۱۶۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس سفر میں آغا فخر الدین صاحب خلیفہ و فرزند حضرت پیر عبدالحی صاحب چشتوی اور حافظ حسین احمد صاحب، سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام صوبہ بلوچستان اور حافظ عبدالواحد صاحب فرزند حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بھی ساتھ تھے۔ ساڑھے پانچ بجے خضدار پہنچے، ۶ بجے شام مدرسہ عربیہ اسلامیہ متصل جامع مسجد خضدار کے احاطہ میں جلسہ منعقد ہوا جس سے مفتی اعظم نے خطاب فرمایا۔ اسد اللہ مینگل کے قتل کی تحقیقات کے مطالبہ کو دہرایا۔ اور خاص طور پر بلوچ عوام پر گزشتہ حکومت کے مظالم کا ذکر فرمایا اور بلوچوں کی بہادری اور استقامت کی تعریف فرمائی۔ رات کو حاجی عبدالحکیم صاحب مینگل کے ہاں قیام رہا۔ علماء و عوام کے وفود نے مفتی صاحب سے ملاقات کی۔ اور صوبائی اسمبلی کے حلقہ خضدار و ڈھ سے مولانا ابوبکر صاحب نائب امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ بلوچستان کو قومی اتحاد کے ٹکٹ دینے کی درخواست کی۔

یاد رہے مولانا ابوبکر صاحب دس سال کے عرصہ سے خضدار کی بڑی جامع مسجد میں خطیب ہیں۔ علاقہ میں اپنی حق گوئی و اہلیت کی وجہ سے بے حد مقبول ہیں۔

اس حلقہ سے قومی اتحاد کی طرف سے

باقی ص ۲۴ پر

حضرت قائد اسلامی انقلاب مجاہد اعظم مفتی محمود صاحب

نے ۳۱ اگست سے لیکر ۹ ستمبر تک بلوچستان کے دس روزہ دورہ میں

مختلف جگہوں پر جو تقاریر فرمائی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے"

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں بہت دور سے رمضان کے مہینہ میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ رمضان کے مہینہ میں لوگ کنج عافیت میں بیٹھے ہیں، آرام کرتے ہیں۔ میں آرام چھوڑ کر بلوچستان کا دورہ کر رہا ہوں۔ پاکستان کے تمام علاقوں سے پہلے میں نے دورے کا آغاز بلوچستان سے کیا ہے چونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت آرام سے بیٹھنا ہمارے لیے کسی طرح بھی جائز نہیں۔ رمضان کے مہینہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غزوات کیے ہیں اور دونوں میں فتح یاب ہوئے ہیں۔ ایک غزوۂ بدر جو گرم علاقہ اور سخت گرمی میں رمضان کے مہینہ میں لڑا گیا۔ مسلمان کامیاب ہوئے، دنیائے کفر کی کمر ٹوٹ گئی۔

دوسرا غزوہ جس کو فتح مکہ کہتے ہیں۔ قرآن پاک کی سورۂ نصر میں اس کا ذکر ہے۔ وہ بھی رمضان کے مہینہ میں تھا۔ یہ جنگ مکہ شریف کے حرم پاک جیسے مکرم مکان میں لڑی گئی۔ دار الحرب، دار الاسلام سے بدل گیا اسی رمضان کے مہینہ میں۔

اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے رمضان کا مہینہ اور باقی مہینے ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ کفر کی قوت کو زیر و زبر کرنا اور اسلامی طاقتوں کو ترقی دینا جہاد ہے۔

کفر دو قسم پر ہے۔ ایک خارجی بیرونی کفر، اس سے مقابلہ توپ، بم اور مسلح طاقت سے کیا جاتا ہے۔ دوسرے اندرونی کفر سے مقابلہ مسلح طریقہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ سیاسی قوت کو اتنا مضبوط بنانا ہوگا کہ ملک کی پالیسی اسلام کے مطابق ہو۔

پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو پاکستان کیوں بنتا۔ تقسیم ہوئی۔ خون بہہ گئے.... پچاس ہزار مسلمان عورتیں ہندو وسکھوں کے قبضہ میں چلی گئیں۔ آج وہ ہندو سکھوں کے گھروں میں ہندو سکھ جنتی ہیں، یہ قربانی کیوں دی گئی..؟ کیا ضرورت تھی.....

غرض یہ کہ تیس سال گزر گئے۔ یہ اکتیسواں سال شروع ہے۔ آج تک پاکستان میں اسلام کا قانون نہیں آیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ پورا نظام بدل دیں۔ اور صحیح معنی میں اسلام کا عادلانہ نظام لائیں۔ اسلامی قوتوں کو جمع کرنا اور بے دینی کی طاقتوں کو توڑنا جہاد ہے۔

میں بالکل واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ سابقہ حکومتیں، خاص کر یہ گزشتہ آخری حکومت اسلام کی راہ میں سنگ گراں تھی۔ ہم نے اسلام کی خاطر مختلف سیاسی قوتوں کو جمع کیا اور قومی اتحاد بنایا ہمارا حکومت سے سخت مقابلہ ہوا، پورے ملک میں زبردست تحریک چلی۔ پہلے بھی تحریکیں چلی ہیں مگر یہ تحریک عظیم تحریک تھی۔ ہزاروں افراد شہید ہوئے۔ لاکھوں سے زائد جیلوں میں گئے۔ ہزاروں افراد زخمی ہوئے... معذور ہوئے۔ میں لاہور میں ایک حافظ قرآن کی مزاج پرسی کے لیے چلا گیا۔ جس کی ایک ٹانگ اس تحریک میں ضائع ہو گئی تھی، وہ نہایت خوش تھا۔ کہتا تھا کہ خدا نے میری ٹانگ قبول کی۔

یہ جذبہ تھا۔ علماء، طلباء، وکلاء، تمام کاروباری طبقے حتیٰ کہ عورتیں بھی میدان میں آگئیں، اور وہ سنگ گراں راستہ سے ہٹ گیا۔ اب ہم قانونی اداروں میں ان طاقتوں کو آگے لائے ہیں، جن سے اسلامی نظام آئے۔ آج پورے پاکستان میں ایک جنگ ہے سیاسی جنگ ہے، نظریہ اور عقیدہ کی جنگ ہے۔ دو طاقتیں ہیں۔ ایک پاکستان قومی اتحاد، جس کا میں صدر ہوں..... دوسری پاکستان پیپلز پارٹی۔

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلام کا نظام عدل مکمل طور پر نافذ ہو جائے تاکہ لوگ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی آرام سے گزار سکیں۔

ہمارے نعرے ہیں:

۱۔ اسلام ہمارا دین ہے۔
۲۔ اسلام ہماری معیشت ہے۔
۳۔ اسلام ہماری سیاست ہے۔
۴۔ طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات باری ہے۔

پیپلز پارٹی جس نے اس ملک میں سات سال تک حکومت کی۔ اس کے چار نعرے تھے۔ اب بھی اس کے یہی چار نعرے ہیں:

۱۔ اسلام ہمارا دین ہے۔
۲۔ سوشلزم ہماری معیشت ہے۔
۳۔ جمہوریت ہماری سیاست ہے۔
۴۔ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔

پہلا نعرہ "اسلام ہمارا دین ہے" یہ تو ٹھیک ہے لیکن دوسرے تین نعرے اس پہلے نعرہ کی نفی کرتے ہیں۔

دوسرا نعرہ ہے" سوشلزم ہماری معیشت ہے" معیشت کا معنی ہے کاروبار زندگی کے تمام طریقے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام کامل مکمل دین ہے۔ اس میں

تجارت، صنعت اور کارخانوں کے نظام کو چلانے کا طریقہ سب کا حل موجود ہے۔ ایک شخص اگر کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے لیکن میں تجارت صنعت وغیرہ روس چین کے نظام کے مطابق کرتا ہوں اور اسلام کے نظام کے مطابق نہیں کرتا تو یہ نعرہ پہلے نعرہ کی نفی کرتا ہے اس طرح اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ آدھے اسلام پر عمل کرتا ہے آدھے پر نہیں کرتا۔ افتؤمنون ببعض الکتاب الخ
کیا تم لوگ قرآن کے بعض حصے پر ایمان لاتے ہو اور بعض حصے کا انکار کرتے ہو۔

دوسرا اس کا نعرہ ہے، جمہوریت ہماری سیاست ہے۔ کون سی جمہوریت اس کی سیاست ہے۔ آپ کو معلوم ہے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں بلوچستان میں پیپلز پارٹی ایک نشست بھی قومی و صوبائی اسمبلی کی نہیں جیتی تھی۔ مگر پھر بھی حکومت بلوچستان میں پیپلز پارٹی کی بنی جام سبیلہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہوا تھا۔ بارو زئی نیپ کے ٹکٹ پر کامیاب ہوا تھا۔ جب بلوچستان میں گورنر راج تھا تو بلوچستان کا بجٹ وہاں قومی اسمبلی میں پاس کیا گیا۔ اسی بھٹو صاحب کی جمہوریت کے زمانہ میں مرکزی پارلیمنٹ میں ہم نے ایک بل کی مخالفت کی تو ایف ایس ایف والوں سے ہمیں اٹھوا کر اور گھسیٹ کر باہر پھینک دیا۔ کیا اس کو جمہوریت کہتے ہیں۔ یہ جمہوریت تمہاری کب مانی جاتی ہے؟

صوبہ سرحد میں ہماری حکومت تھی میں وزیر اعلیٰ تھا۔ میں نے استعفیٰ دیا۔ کل تین ممبر پیپلز پارٹی کے تھے مگر حکومت اس کی بنی۔ قیوم خان کی مسلم لیگ کو کیسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ دیکھیں ہم بھی جمہوریت کو مانتے ہیں مگر ہم اس جمہوریت کو مانتے ہیں جس پر اسلام کی مہر ہو۔

یورپ میں بھی ایک جمہوریت ہے۔ وہاں پارلیمنٹ نے اکثریت سے یہ پاس کیا ہے کہ مرد، مرد کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔ ایسی جمہوریت پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔

پاکستان کی پارلیمنٹ میں ایک قانون پاس ہوا ہے کہ دوسری شادی مت کرو۔ اگر دوسری شادی کر لی تو ایک سال قید، پانچ ہزار روپے جرمانہ ہوگا۔ اور یہ زنا اگر رضامندی سے ہو تو اس پر کوئی جرم نہیں۔

ایک شخص کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس پر دوسری شادی کرنے کا مقدمہ تھا۔ اس سے عدالت نے دریافت کیا کہ تم نے دوسری شادی کی ہے ...... کہا کہ نہیں کی ہے ...۔ کہا کہ یہ جو عورت تمہارے گھر میں ہے تو عدالت کو جواب دیا کہ عورت اپنی مرضی سے رہ رہی ہے۔ عورت سے دریافت کیا گیا اس نے بھی کہا کہ شادی نہیں کی ہے بلکہ اپنی مرضی سے رہ رہی ہوں۔ دونوں نے جرم زنا کا اقرار کیا۔ عدالت نے دونوں کو بری قرار دیا۔ تو نکاح پر جرم اور زنا پر کوئی جرم نہیں۔ یہ جمہوریت اسلام کے مطابق نہ ہوئی۔ جس جمہوریت پر اسلام کی مہر نہ ہو اس جمہوریت کو ہم نہیں مانتے۔ لیکن بھٹو نہ تو اس جمہوریت کو مانتا ہے نہ دوسری جمہوریت کو......

تیس سیاسی لیڈروں کو اس نے قتل کیا ہے آج بھی قتل کے کیس میں گرفتار ہے۔ یہ جو مارچ کے مہینے میں انتخابات ہوئے بلوچستان والوں نے تو بائیکاٹ کیا تھا، دوسرے صوبوں میں انتخابات ہوگئے۔ ان انتخابات میں دھاندلی ہوئی، بہت بڑی دھاندلی۔ اس دھاندلی کو بھٹو نے خود مان لیا۔ ہم سہالہ میں نظر بند تھے، تحریک شروع تھی......

بھٹو صاحب پانچ مرتبہ میرے پاس آئے۔ ہمارا اور اس کا فیصلہ نہ ہوا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم مان لو کہ دھاندلی ہوئی ہے، انتخابات غلط ہوئے ہیں۔ وہ ماننے کے لیے تیار نہ تھا۔ میں نے ۱۲ مئی کو اس کو ایک خط لکھا کہ آئندہ ملاقات کے لیے مت آنا۔ اگر سہالہ آؤ گے تو میں خیر مقدم نہیں کروں گا۔ میرا یہ خط اس نے ۱۳ مئی کو اسمبلی میں پڑھا۔ پھر کہا کہ کسی صورت میں اسمبلی نہیں توڑوں گا۔ ریفرنڈم کی بات کی اور کہا کہ میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ حالانکہ اس کے خلاف تحریک چل رہی تھی۔ ہزار سے زائد افراد شہید ہوئے۔ لاکھوں آدمی جیلوں میں تھے۔ ہم نے ریفرنڈم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

پھر اس نے سعودی عرب کے سفیر اور کویت کے وزیر خارجہ کو میرے پاس بھیجا۔ کہ اسمبلی توڑ دوں گا، ریفرنڈم نہیں کراؤں گا۔ میرے ساتھ بات کرو...... ہم نے کہا ٹھیک ہے، بات کرتے ہیں۔ چھٹی مرتبہ جب آیا تو مان لیا کہ دھاندلی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کل تو تم نے نہیں مانا تھا آج تم مان رہے ہو۔ اس نے کہا کہ پہلے مجھے دھاندلی کا علم نہیں تھا...... میرے چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ نے مجھے کہا تھا کہ دھاندلی نہیں ہوئی اب مجھے معلوم ہوا کہ دھاندلی ہوئی ہے۔

میں نے اس سے کہا کہ تم نے ۵ مارچ کو لاہور میں تمام کمشنروں کو اکٹھا کر کے ہدایت کی تھی کہ مجھے خواہ مخواہ کامیاب کراؤ گے۔ دھاندلی کا تو تم نے خود کہا تھا۔ تو اس نے کہا کہ ہاں میں نے یہ کہا تھا کہ اتنی دھاندلی کرو۔ میں نے تو کہا تھا کہ گزارہ کرو۔ غرض یہ کہ اس کے بعد ہم سمجھ گئے اور ہم نے بات کی۔ اس کا خیال تھا کہ ہم نظر بند ہوں اور بات کریں۔ ہم نے کہا کہ ہم اس طرح بات نہیں کریں گے۔ ہماری تمہاری حیثیت برابر نہیں ہے۔ ہم قیدی تم بادشاہ۔ پھر ہمیں چھوڑ دیا۔ بات شروع ہوئی۔ ایک ماہ تک بات ہوئی۔ ہمیشہ یہ کہتا کہ میں بہت ہوشیار ہوں، میرے ساتھ کوئی بات نہیں کر سکتا۔ مگر تمام باتوں کو اس نے مان لیا۔ آخر یہ انجام ہوا کہ اس نے کہا میری کرسی مضبوط ہے۔ اس نے کرسی پر مکہ مار کر کہا۔

اب اس کی کرسی کہاں گئی۔ اس کی مضبوط کرسی ٹوٹ گئی۔ بلوچستان میں سیاسی لیڈروں کو اس نے قتل کیا۔ عبدالصمد خان اچکزئی، صادق کانسی، سید شمس الدین شہید۔ میں نے جلسوں میں کہا ہے اور جنرل ضیاء الحق سے بھی کہا ہے کہ ان قتلوں کی تحقیقات کرو۔ مجھے یقین ہے کہ ان قتلوں کی انتہا بھی بھٹو تک پہنچتی ہے۔ بلوچ قوم کو اس نے تباہ کیا، چنگیز اور ہلاکو نے بھی اتنا ظلم نہیں کیا تھا۔

چوہدری ارشاد، افتخار تارڑ کو پولیس نے گرفتار کیا اور کشمیر کے دلائی کیمپ کی تنہائی میں رکھا۔ اس وقت پولیس نے صریحاً انکار کیا اور کہا کہ ہم کو پتہ ہے نہ خبر۔ اب جب ہائیکورٹ نے ان کو طلب کیا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اقبالِ جرم کر لیا اور معافی مانگی اور کہا کہ بھٹو نے ہمیں ایسا کرنے کو کہا تھا۔

سردار عطاء اللہ مینگل کے بیٹے اسد اللہ مینگل کو گرفتار کیا گیا اغوا کیا گیا۔ کراچی میں موٹر میں اس پر فائرنگ کی گئی۔ دو سال تک گم رہا۔ اس کا باپ جیل خانہ میں بہت غم میں تھا۔ اس کو علم تک نہ ہوا کہ اس کا بیٹا زندہ ہے یا ہلاک ہوا ہے۔ جنرل ضیاء الحق جب مری میں آئے اور چار گھنٹے ہمارے ساتھ رہے میں نے ان سے کہا کہ اسد اللہ مینگل کا پتہ کرو وہ کہاں ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر پتہ کیا۔ تیسری مرتبہ پھر ٹیلی فون کے ذریعہ ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا میں نے کافی تفتیش کی ہے۔ اب مجھے یقین ہوا کہ وہ مارا گیا ہے۔ معلوم کرتا ہوں کس نے مارا ہے اور اس کی نعش کہاں ہے۔

آپ اندازہ لگائیں کہ ان کے والدین کا کیا حال ہو گا۔ عیاشی اس کی اس حد تک کہ ایک قمیض مبلغ تین ہزار روپے میں فرانس سے منگوائی۔ سیلاب کے اربوں امدادی ڈالروں کو اپنے نام پر بینکوں میں جمع کیا۔ دور متاثرہ افراد کو کچھ نہ ملا۔ اس کی تیسری بیوی نے ایک اخباری بیان میں اعتراف کیا ہے کہ اس نے ایک ارب روپے ایک غیر ملکی بینک میں جمع کیے ہیں۔

اب جو بھٹو کہتا ہے کہ پھر آتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وہ پھر نہیں آئے گا۔ اس لیے کہ **پاکستان کی تاریخ میں ایک شخص ایک مرتبہ اقتدار سے گرنے کے بعد پھر نہیں آیا ہے۔** پاکستان کے بے شمار وزیر اعظم گذرے ہیں میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس پورے مجمع میں سے کوئی ماں کا لال کھڑا ہو کر پاکستان کے وزرائے اعظم کی تعداد اور نام بتائے۔ مجھے یقین ہے کوئی نہیں بتا سکے گا۔ ہندوستان جو ہمارے پڑوس میں ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوا وہاں اب تک صرف چار وزیر اعظم گزرے ہیں۔

جواہر لال نہرو نے ۱۷ سال تک حکومت کی اس کے بعد لال بہادر شاستری۔ تیسری وزیر اعظم اندرا گاندھی جو دو مرتبہ منتخب ہوئی۔ . . . چوتھا مرارجی ڈیسائی۔ پاکستان میں ایک شخص بھی دوبارہ منتخب نہیں ہوا۔ صرف بھٹو دوبارہ مارچ ۷۷ء میں آیا۔ لوگوں نے کہا ہماری تاریخ کیوں خراب ہو چونکہ دھاندلی کے ذریعہ آیا تھا اس لیے لوگوں نے پاؤں سے پکڑ کر پھینکا۔ پہلے جب **آیا تو مارشل لاء کے ذریعہ آیا ' اور امریکہ سے یحییٰ خان کے نام حکم لایا کہ** بھٹو کو حکومت دے دو۔ بھٹو جب آیا تو مارشل لاء کا چیف ایڈمنسٹریٹر تھا۔ آیا مارشل لاء کے ذریعہ اور گیا بھی مارشل لاء کے ذریعہ۔

میرے بھائیو! بھٹو نے لوگوں کے ذہن اتنے خراب کیے تھے کہ میں گذشتہ انتخابات میں ملتان گیا تھا۔ بہت بڑا جلسہ تھا۔ جلسہ کے بڑوں نے مجھے کہا کہ دو باتیں کہہ دو۔ ایک یہ کہ عام نوجوان کہتے ہیں کہ اگر قومی اتحاد کی حکومت آ گئی تو ہمیں زور سے نمازیں پڑھوائے گی۔ دوسری بات یہ کہ لوگ سینماؤں میں فحش فلمیں دیکھتے ہیں۔ اگر قومی اتحاد کی حکومت آ گئی تو فحش فلمیں بند ہوں گی۔

میں نے جلسہ عام میں لوگوں سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ ہمیں اجازت ہو ہم نماز نہ پڑھیں۔ میں نے کہا مسلمان یہ مطالبہ کر سکتا ہے کہ نماز نہ پڑھے۔ سب نے جواب میں کہا کہ ہم نماز ضرور پڑھیں گے۔ پھر میں نے کہا کہ یہ فحش فلمیں ضرور دیکھو گے۔ سب نے ہاتھ کھڑے کر کے اقرار کیا کہ ہم نہیں دیکھتے۔ یہ ذہن بھٹو نے خراب کیا ہوا تھا۔ اب اگلے **مہینہ کی ۸ تاریخ کو قوم فیصلہ کرے گی کہ اس ملک میں اسلام ہو یا سوشلزم کا کفر۔** ان شاء اللہ

یہ بہت عجیب بات ہے کہ اسلام اگر آ گیا تو سب لوگ ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں سب چور ہیں۔ میں اس مرتبہ لاہور میں تھا۔ ایک نوجوان نسیم احمد حافظِ قرآن کے اس تحریک کے دوران پاؤں میں ایک گولی لگی تھی اس کا پاؤں کاٹ ڈالا گیا۔ جب ہمارے حافظِ قرآن کے تم پاؤں کاٹتے ہو تو ہم تمہارے چوروں کے ہاتھ کیسے نہ کاٹیں۔

اوّل تو بھٹو میدان ہی سے بھاگ جائے گا میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ مارشل لاء کے ذریعہ یا عدالت کے ذریعہ شکست کھا جائے میں چاہتا ہوں کہ میدان میں آ جائے اور میں اس کو عوام کے ذریعہ سیاسی شکست دوں . . . اگر مارشل لاء کی حکومت اس کو کسی جرم میں پکڑتی ہے میں اس میں مداخلت نہیں کرتا۔ قتل بھی ایک جرم ہے آج اگر پھر بھٹو خدانخواستہ **پاکستان میں برسرِ اقتدار آ گیا تو نہ پاکستان کی خیر ہو گی، نہ اسلام کی، نہ اس قوم کی۔**

میں یہ بات کو دیکھ کر آپ سے کہہ رہا ہوں تاکہ آپ میں یہ درد پیدا ہو۔ اسلام کی سربلندی کی خاطر ہم حرکت کریں۔ ایک منٹ بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے ہر شخص ۱۰۰ ووٹ پیدا کرے۔ اگر ایک ہزار آدمیوں نے لاکھ ووٹ دیا تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔

یہاں آزاد امیدوار بھی کھڑے ہیں۔ آزاد کا معنیٰ ہے کہ آپ سے اپنے لیے ووٹ مانگتا ہے۔ کامیاب ہونے کے بعد اِدھر اُدھر دیکھتا ہے کہ کس کی حکومت بنتی ہے جس کی حکومت بنی تو آپ کو اس کے ہاتھ فروخت کر ڈالے گا! وہ صرف اپنی ذات کے لیے کھڑا ہے اس کے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے۔ وہ ایک آدمی اگر کامیاب ہو بھی جائے تو ملک میں کوئی انقلاب یا تبدیلی نہیں لا سکتا۔ پھر کیوں اپنے ووٹ ضائع کرتے ہو۔ جمہوری ملک میں آزاد امیدوار کھڑے ہی نہیں ہوتے۔ انہیں معلوم ہے کہ لوگ انہیں ووٹ نہیں دیں گے آپ بھی ان کو نا امید کریں۔

یہاں پشتون خواہ نیپ پارٹی بھی ہے . . . جو

باقی ص[illegible]

کرسی کے پھٹے سے جیل کے پھٹے تک

از قلم: محمد حنیف ظفر ایم اے عربی علوم اسلامیہ ایل ایل بی

ہاں! تو سنا ہے کہ کرسی کا پھٹہ بڑا ہی شاندار ہوتا ہے۔ اس کی بدولت کرسی میں وہ دلکشی ہوتی ہے کہ اس کے تصور ہی سے ذہن میں فردوسِ بریں بن جاتی ہے اور دماغ عرشِ معلٰی پہ اڑنے لگتا ہے۔ ہم نے سوچا اور خوب غور کیا کہ آخر اس پھٹے میں کیا مقناطیسی اثر ہے کہ جو لوگ اس کے ہجر میں مجنوں بنے پھرتے ہیں۔ ہمارے گھر میں بھی ایک پھٹے والی کرسی ہے۔ مگر ہم اس سے کوسوں دور بھاگتے ہیں، بلکہ اس پر کبھی نہیں بیٹھتے، کیونکہ اس کا پھٹہ بڑا ہی سخت ہے اور ہم نرم جان — جبکہ اس پھٹہ نشینی کیلیے سخت جانی جز و لاینفک ہے مگر سخت جانی سے ہمارا اٹ کتے کا بیر ہے، یہ مخمصہ ہماری سمجھوں سے بالاتر ہے۔ کئی دن سوچوں کے سوچ آن کر کے غور و فکر کرتے رہے، مگر چونکہ ہماری سوچ کا گرڈ سٹیشن اتنا مضبوط نہیں، لے دیکے ہم جھک ہی مارتے رہے۔ بتیرا سوچوں کے خانوں کو الٹ پلٹ کیا۔ پھر بھی ہمارے پلّے خاک بھی نہ پڑا۔ اب ہماری راتوں کی نیند حرام اور دن کا چین غارت ہو گیا۔ ہم چراغ رُخِ زیب لے کر پھٹے کی حقیقت کا کھوج لگانے کے لیے گھر سے نکل پڑے۔ گھومتے پھرتے ہم ایک شہید پھٹہ کی قبر پہ پہونچے۔ وہاں ہم نے صاحب قبر سے عرض کی۔ بھئی ہم سائل ہیں۔ آپ کے پاس بڑی آس لے کے آئیں ہیں۔ ہمیں اپنے در سے مت دھتکاریو۔ صرف ہمارے کاسہ میں ایک عدد معلومات کا پُرزہ ہی ڈال دو۔ ہم تمام عمر آپ کے شرمندۂ احسان رہیں گے اور ہماری تنی ہوئی گردن آپ کے زیرِ منت خمیدہ رہے گی۔ ہماری التجا سن کر شہید پھٹہ نے کہا:

بولو! کیا پوچھتے ہو؟

میں نے عرض کیا کہ آپ ہمیں کرسی کے پھٹے کی حقیقت سے آشنا کر دیں۔

یہ بات سن کر شہید پھٹہ نے کہا:

میاں! تم تو آج سے بالکل سو صدی پہلے کے انسان لگتے ہو جو اس ترقی یافتہ دور میں بھی پھٹے کی حقیقت سے ناآشنا ہو۔

ہم نے عرض کیا: حضور! آپ جو چاہیں کہ لیں ہمیں اس پھٹے کے بارے میں ضرور بتلائیے کیونکہ ہمارے گھر میں بھی ایک پھٹے والی کرسی ہے مگر پھٹہ نشینی ہمارے لیے وبالِ جان ہے۔

یہ سن کر شہید پھٹہ ہماری احمقانہ سادگی پر خوب لوٹ پوٹ ہوئے۔ ان کے طنزیہ قہقہوں کی یلغار نے ہمارا دل صد پارہ کر دیا۔ مگر غرض مند دیوانہ ہوتا ہے۔ ہم نے صبر و جبر سے کام لیا، اور ا... نعور دست بستہ عرض کی جناب غلطی معاف! ار... پلّے بھی کچھ باندھیے۔ چنانچہ شہید پھٹے تو ... خارے پھر گلا صاف کیا۔ اور یوں گویا ہوئے:

"میاں! یہ پھٹہ عام پھٹہ نہیں ہے، بلکہ کرسیٔ اقتدار کا پھٹہ ہے جس پہ بیٹھ کر پھٹہ نشین انسانوں پہ حکومت کرتا ہے، اس کے اشارہ سے من پسند فیصلے ہوتے ہیں، وہ من چاہی کرتا ہے جس کی چاہے گردن اڑا دے اور جس کو چاہے نواز دے۔ اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ جسے چاہے صاحب اقبال کرے اور جسے چاہے صاحب ادبار۔ اس کے ہاتھ اقتدار کی لگامیں ہوتی ہیں۔ جتنی دیر وہ پھٹہ نشینی کرتا ہے اس کا ہر عیب ہنر شمار کیا جاتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات تُرندِ پائندہ کا درجہ رکھتی ہے وہ مرفوع القلم ہوتا ہے۔ اس کے خلاف زبان کھولنا دروازہ دوزخ واہ کرنے کے مترادف ہوتا خیال کیا جاتا ہے۔ جاہ و جلال اس کا غلام اور شان و شوکت اس کی باندی ہوتی ہے۔ وہ بلاشرکتِ غیرے عوام کالانعام کی گردنوں کا مالک ہوتا ہے۔ محبانِ پھٹہ اس پھٹہ نشین کو اپنا عدوِ مبین سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی محب پھٹہ طاقتور ہوتا ہے تو وہ پہلے پھٹہ نشین کو ٹانگ سے پکڑ کر نیچے گرا دیتا ہے اور خود پھٹے پر براجمان ہو جاتا ہے نیا پھٹہ نشین سابقہ پھٹہ نشین کے شوقِ پھٹہ نشینی کا دل و جان سے احترام کرتے ہوئے اسے ایک اور پھٹہ عطا کرتا ہے، مگر اس پھٹے اور اس پھٹے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ وہ پھٹہ اقتدار کا ہوتا ہے اور یہ پھٹہ جیل کی کال کوٹھری کا۔ اس تشریح سے ہم پھٹے کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو چکے تھے اور وہاں سے کھسکنے کے لیے پر تول رہے تھے چنانچہ ہمارے شوقِ فرار کے پیشِ نظر صاحب قبر نے اس نصیحت پہ اپنا کام ختم کیا۔ برخوردار! تم کو ہدایت کرتا ہوں کہ تم کبھی بھول کر بھی اس پھٹے کی خواہش نہ کرنا۔ اس لیے کہ اس خواہش نے ہم کو قبروں میں بھی چین سے لیٹنے نہیں دیا۔ ہم نے ان کے چین کیلیے دعا مانگی اور گھر کو سدھارے۔ ختم شدہ۔

پیپلز پارٹی

الیکشن کو سبوتاژ کرنے کیلیے انقلاب کے نام پر ملک میں افراتفری پیدا کرنا چاہتی ہے

تحریک مسجد نور کے سلسلے میں درج شدہ مقدمات واپس لیے جائیں

مولانا زاہد الراشدی کا گوجرانوالہ میں پریس کانفرنس سے خطاب!

پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری و جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے ۲۴ ستمبر ۱۹۷۷ء فیصل ہوٹل گوجرانوالہ میں ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ پیپلز پارٹی انتخابات سے مایوس ہو کر انقلاب کا نعرہ لگا رہی ہے اور اسی مقصد کے لیے اس نے ملک کے مختلف حصوں میں تشدد کی کاروائیوں کا منظم طور پر اعلان کر دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ عید الفطر کے موقع پر لاہور میں عید کے اجتماعات میں گڑبڑ کی منظم کوشش کے بعد گوال منڈی لاہور میں پاکستان قومی اتحاد کے کارکن بشیر احمد کی پی پی پی والوں کے ہاتھوں شہادت کے بعد ہی سے پیپلز پارٹی کے عزائم واضح ہو گئے تھے۔ اور اب بیگم نصرت بھٹو کی طرف سے کارکنوں کو انتخابات کے ساتھ ساتھ انقلاب کی تیاری کی ہدایت اور اس کے ساتھ ہی اوکاڑہ، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی تازہ اشتعال انگیز حرکات نے ان عزائم کو مزید آشکارا کر دیا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ۲۰ ستمبر کو پاکستان قومی اتحاد کی ایک سوزوکی وین کو جس میں خواتین ورکرز سوار تھیں پی پی پی ورکرز نے روک کر خواتین کو زدوکوب کیا جس کے نتیجے میں پاکستان قومی اتحاد کے راولپنڈی شہر سے صوبائی امیدوار علی افضل خان جدون کی والدہ محترمہ زخمی ہو گئیں۔

۲۱ ستمبر کو اوکاڑہ میں پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں پر پیپلز پارٹی کے ورکروں نے مسلح حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں دو کارکن صفدر محمود اور ریاض حسین زخمی ہو گئے۔ اور اسی روز گوجرانوالہ کے ایک محلے میں پاکستان قومی اتحاد کے ایک ذیلی دفتر سے زبردستی پرچم اتروانے کی کوشش کر کے پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے تصادم کی صورت پیدا کر دی جسے بڑی مشکل سے اہلِ محلہ نے کنٹرول کیا۔

آپ نے کہا کہ صوبہ کے اور علاقوں سے بھی اس قسم کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہو رہا ہے۔ اور پیپلز پارٹی انتخابات کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ ۱۸ اکتوبر کے عوامی محاسبہ سے بچ سکے

آپ نے پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں سے کہا کہ وہ پیپلز پارٹی کی سوچی سمجھی اشتعال انگیزی کے باوجود ملک و قوم کے مفاد میں صبر سے کام لیں اور ۱۸ اکتوبر کو پیپلز پارٹی کی تمام تر اشتعال انگیز حرکات کا جواب منظم ورک کے ذریعہ دیں۔

مولانا زاہد الراشدی نے بعض مقامات پر انتظامیہ کے جانبدارانہ رویّہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے متعدد جگہ سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ انتظامیہ کے بعض افسران ابھی تک جانبدارانہ رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور پاکستان قومی اتحاد کے ورکروں کو تنگ کر رہے ہیں۔

تحصیل کھاریاں صدر مملکت جناب چوہدری فضل الٰہی کا علاقہ ہے کہ وہاں کے علاقہ میں ۵ جولائی سے قبل اور بعد کی صورت حال میں کوئی نمایاں فرق سامنے نہیں آیا۔ اور غنڈہ عنصر حسب سابق صدر مملکت کا نام استعمال کر کے انتظامیہ پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ غالباً پاکستان کی واحد تحصیل ہے جہاں پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کی پکڑ دھکڑ، جھوٹے مقدمات اور معاندانہ کارروائیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور یہ سب کچھ صدر مملکت کی شخصیّت اور نام سے ناجائز فایدہ اٹھاتے ہوئے پیپلز پارٹی کے ذمہ دار عناصر کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ کے ایک ایس ایچ او ملک طاہر محمود کے بارے میں جو ایک دیہاتی پولیس سٹیشن کا انچارج ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ وہ مختلف دیہات سے لوگوں کو تھانہ میں بلا کر ڈراتا دھمکاتا ہے اور انہیں وارننگ دیتا ہے کہ اگر انہوں نے پیپلز پارٹی کو ووٹ نہ دیئے تو ان کا بُرا حشر کیا جائے گا۔ بعض ذرائع کے مطابق موصوف نے پیپلز پارٹی کے امیدوار کو اپنی طرف سے ایک گاڑی دے رکھی ہے جس کا کرایہ لوگوں سے جبری ٹیکس وصول کر کے ادا کیا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ ہی کے ایک سول جج کے بارے میں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ وہ کھلم کھلا پیپلز پارٹی کا پرچار کرتے پھر رہے ہیں۔ اور برملا کہتے ہیں کہ میں پیپلز پارٹی کا ورکر ہوں۔ کمالیہ اور لیہ ضلع مظفر گڑھ سے بھی اسی نوعیت

ص ۱۴ پر

نظامِ مُصطفےٰ

اسلام ہر دور پر حاوی ہے!

اٹھارہ اکتوبر کا سورج اسلامی نظام کا نقیب ہوگا

از سید عطاء الرحمٰن جعفری (بی اے آنرز) سیکرٹری مرکزی پارلیمانی بورڈ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

نظام مصطفےٰ سوشلزم اور کمیونزم کی طرح چند معاشی اور اقتصادی نظریات کا مجموعہ نہیں ہے۔ جن کا دائرہ کار مادی زندگی تک محدود رہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق ہدایات دی ہیں اس لیے دین کو محض سیاسی دائرہ تک محدود سمجھنا بڑی کوتاہ نظری ہے۔ اقتصادی یا معاشرتی نظریات ہوں یا سیاسی احکام و قوانین، ان کا دائرہ اثر زندگی کے ظاہر تک محدود ہے، لیکن انسان کے باطن اور اس کی اصلاح کے لیے بھی اسلام نے کچھ ضوابط اور قوانین دیئے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کے باطن کی اصلاح کے بغیر ظاہر کا بگاڑ درست نہیں ہو سکتا۔

اسلام کی اجتماعی روح یہ ہے کہ جہاں اسلام نے انسان کی مادی اور ظاہری زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق واضح ہدایات و قوانین دیئے ہیں۔ وہاں انسان کی باطنی اور روحانی زندگی کے متعلق بھی ایک ایسا واضح راستہ متعین کر دیا ہے جس پر چلنے سے نہ صرف یہ کہ اس کی دنیاوی زندگی میں انسان کو سکون دل اور دلجمعی نصیب ہو سکتی ہے، بلکہ اس زندگی کے ختم ہونے پر جو کہ فانی اور عارضی زندگی ہے دوسری اعلیٰ اور ہمیشہ رہنے والی زندگی میں بھی فلاح نصیب ہو سکتی ہے۔ اس خصوصیت میں دنیا کا کوئی فلسفہ، کوئی نظریہ اور کوئی ازم شریک نہیں ہے۔

اجتماعی بگاڑ کو دور کرنے کے لیے اسلامی احکام اور قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ لیکن اسلامی ریاست کا دائرہ کار ظاہری زندگی تک محدود ہے چور کا ہاتھ کاٹ دینے سے، زانی کو سنگسار کرنے سے، شراب پر پابندی لگانے سے بلاشبہ معاشرہ درست ہو سکتا ہے، لیکن راست گوئی، دیانتداری امانت داری، مروت و ہمدردی اور دوسری اعلیٰ صفات پیدا کرنے، اور اخلاقی بیماریاں حرص و بخل حسد و بغض، تکبر و رعونت وغیرہ کے دور کرنے کے لیے جن سے معاشرہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور اعلیٰ انسانی اوصاف پیدا کرنے کے لیے دین اسلام کا شعبہ تزکیۂ نفس ہے۔

جب دین کو سیاست کے تابع کر دیا جاتا ہے جیسا کہ پیپلز پارٹی نے اپنے زمانہ اقتدار میں کیا اور سوشلزم ہماری معیشت ہے کے نعرے کو اپنایا اور دینی اقدار کو ضرب لگائی اور دین کو آہستہ آہستہ ختم کرنے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بے دین سیاست باقی رہ گئی جس کا دوسرا نام چنگیزی ہے۔

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں پاکستان کے عوام نے ہم یک زبان ہو کر اسلام کا مطالبہ کیا ہے اور جس بے مثال قربانی سے اس مطلب کو چار چاند لگائے ہیں، اس کی مثال موجودہ دور میں ملنی مشکل ہے۔ ہم اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی گذشتہ تیس سالوں کی غلطیوں کا ازالہ کرنا ہے، تمام سابقہ نقصانات کی تلافی کرنی ہے۔ بڑی سوچ سمجھ کر بنیادیں قائم کرنی ہیں۔ تاکہ تمام آئندہ تعمیرات ہمیشہ کے لیے سیدھے رُخ میں ہوں، مضبوط ہوں جن پر آئندہ نسلیں فخر کر سکیں۔

پاکستان کے مسلمان اسلامی نظام کے قیام کی اہلیت رکھتے ہیں اور اب موجودہ تحریک نے جو قرآن و سنت کے نام پر چلائی گئی یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان اپنے اندر وہ جذبہ رکھتا ہے کہ اس انحطاط کے وقت بھی قرآن و سنت کے لیے طاغوتی طاقتوں سے ٹکرانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور استبداد کے مقابلے میں وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہم پر شفقت ہے کہ اس نے خود اس تحریک کے چلانے کی تدبیر کی۔ ہم پاکستانی اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے نافرمان ہو گئے تھے۔ اس تحریک میں جو قربانیاں دی گئیں ان سے ہمارے بہت سے گناہ معاف ہوئے۔ جیل کے اندر ہمارے بھائیوں کو ایسی اذیتیں دی گئیں جو انسانی برداشت سے باہر تھیں۔ ان کو بجلیاں لگائی گئیں۔ ان کے ناخن کھینچے گئے۔ اس ظلم کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب ظالم جا رہے ہیں۔ ظالم حکمران اللہ کی تدبیر سے ہی جا رہے ہیں۔

نظام مصطفےٰ کی تحریک کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ سیاسی طور پر ہم پچاس سال آگے بڑھ گئے ہیں۔ اب کوئی آمر اس قوم میں نہیں آئے گا۔

یہ عارضی فوجی حکومت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ خیال تو کرو کہ اگر یہ حکومت نہ آتی تو لاکھوں کو شہید کر دیا جاتا۔ اور کس قدر ظلم ہوتا۔ نیز قوم کے خلاف جن جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہے ان کا ثبوت کیسے ملتا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیے کہ ایسے کٹھن وقت میں فوج نے اقتدار سنبھال لیا۔

اب نظام مصطفےٰ کا نفاذ لازم ہو چکا ہے قوم اس کے علاوہ کوئی دوسرا نظام قبول نہیں کرے گی جو عظیم الشان اور عدیم النظیر قربانیاں جان و مال، عزت و آبرو کی پیش کی گئیں وہ انشاء اللہ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ سرزمین پاکستان میں اسلامی نظام قائم ہو کر رہے گا۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جہاں تک اسلامی نظام کی خوبیوں کا تعلق ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمادیا ہے:

"آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی۔"

غیر منقسم ہندوستان میں خلافت اور کانگریس کے دور کی ہڑتالیں اور سول نافرمانی کے مناظر دیکھے ہیں، مگر پاکستان کے غیور مسلمانوں نے تحریک نظام مصطفےٰ میں جس ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی نظیر کسی ملک کی جمہوری تحریک میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ قربانیاں بہت جلد پھل لائیں گی۔

اگر پاکستان ہی صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بن جائے تو پھر دنیا کی قیادت نہ امریکہ کے ہاتھ میں رہے گی اور نہ فرانس و برطانیہ اور روس و چین کے ہاتھوں میں بلکہ پاکستان کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دنیا کی رہنما ہوگی۔

پاکستان میں اقتدار اور اختیار کے ٹھیکہ دار کے غرور کا بلبلہ بالآخر ٹوٹ کر رہا۔ اب باب نظام مصطفےٰ کی آمد آمد ہے جو پاکستان کا مقدر بن چکا ہے پاکستان قومی اتحاد کا نظام وہی ہوگا جو آنحضرتؐ کی مدینہ کی حکومت کا تھا۔ قومی اتحاد کے دور میں عدل و انصاف ہوگا۔ مساوات کا دور دورہ ہوگا، ظالموں کو معاشرہ سے ختم کر دیا جائے گا اور مظلوموں کو تحفظ دیا جائے گا، کیونکہ پاکستان قومی اتحاد کے قایدین کا کردار بے داغ ہے اور ان کے دامن صاف ہیں اور ان کے دلوں میں پاکستان اور اسلام کی خدمت کا جذبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان قایدین نے قوم کو ایک اجتماعی سوچ دی ہے۔ قوم نے اپنی تحریک اور جدوجہد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان میں اب بھٹو اور اس کا ٹولہ کبھی برسر اقتدار نہیں آسکتا۔ اس کے فاشی نظام کو قوم نے مسترد کر دیا ہے۔ انتخابات کے بعد وطن عزیز اسلام کی ضیاپاشیوں سے جگمگا اٹھے گا۔

پاکستان کے غیور مسلمانو! پاکستان قومی اتحاد کے نو ستاروں والے پرچم تلے جمع ہو جاؤ۔

واعتصموا بحبل اللہ
جمیعاً و لا تفرقوا

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں اختلاف مت کرو (القرآن)

بقیہ: پیپلز پارٹی

کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اس لیے میں ایک طرف تو تمام انتظامیہ کے افسران سے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ انتخابات اور انتخابی مہم کے دوران غیر جانبداری سے کام کریں اور ایسی کوئی صورت اختیار نہ کریں جس سے ان کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کے بارے میں شکوک پیدا ہوں۔ اور دوسری طرف میں مارشل لا حکام سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن افسران کو پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں بطور خاص نوازا گیا تھا اور جن کی تقرریاں سیاسی بنیادوں پر ہوئی تھیں ان پر کڑی نگرانی رکھی جائے اور خصوصاً قومی اتحاد کے ساتھ مذاکرات کے دوران حکومت نے پیپلز پارٹی کے جن کارکنوں کو عدلیہ کی مختلف آسامیوں پر فائز کیا تھا ان کے معاملہ پر بھی نظر ثانی کی جائے۔

مولانا زاہد الراشدی نے گوجرانوالہ میں گزشتہ سال محکمہ اوقاف کے جبری قبضہ سے مسجد نور کی واگذاری کی تحریک کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ تحریک کی کامیابی اور مسجد نور کی واگذاری کے اعلان کے باوجود تحریک کے دوران گرفتاریاں پیش کرنے والے کارکنوں کے خلاف مقدمات بدستور چل رہے ہیں، حالانکہ تحریک کی کامیابی کے بعد ان مقدمات کو باقی رکھنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اس ضمن میں بھی مارشل لا انتظامیہ سے گزارش ہے کہ وہ تحریک مسجد نور کے سلسلے میں گرفتار شدہ سینکڑوں کارکنوں کے خلاف مقدمات پر نظر ثانی کر کے ان کی واپسی کا اہتمام کیا جائے۔

آپ نے راولپنڈی اور لاہور کے پبلک جلسوں میں بھاری تعداد میں شرکت کرنے پر عوام کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عوام نے روایتی جوش و خروش کا مظاہرہ کر کے ان جلسوں میں شریک ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ پاکستان قومی اتحاد کے مشن نظام مصطفےٰ کو پسند کرتے ہیں اور اسی مقصد کے لیے پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔

خوبصورت، دیدہ زیب طباعت
تجربہ کار، مشاق
مناسب نرخ
عام انتخابات کی آمد آمد ہے
اس موقعہ پر
سادہ و رنگین الیکشن پوسٹر کی آفسٹ طباعت کے لیے
کمبائن پرنٹرز ہمایوں سٹریٹ نمبر ۲ امیر روڈ بلال گنج لاہور

رپورٹ : محمد یعقوب شیخ ، ملتان

نظامِ مصطفیٰ پر ساری قوم متحد ہو چکی ہے

ہم تعمیری تنقید کی حوصلہ افزائی کریں گے نوابزادہ نصر اللہ خان

بیگم نسیم ولی خان اور سردار شیر باز خان مزاری ملتان آئے تو پاکستان قومی اتحاد نے ہوائی اڈے پر زبردست استقبال کیا

۹۔ ستمبر کو شہر کے مختلف مقامات پر اجلاس منعقد ہوئے ۔ مظفر آباد میں حضرت مولانا حامد علی خان کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا ۔ مزدوروں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی ۔ اس اجلاس سے ملک حیدر عثمان ولایت حسین گردیزی ، سید محمد قصور گردیزی ، بیگم نسیم ولی خان ، شیر باز خان مزاری اور حضرت مولانا حامد علی خان نے خطاب فرمایا ۔

ایک قرار داد پاس ہوئی جس میں بیگم نسیم ولی خان کو مادرِ جمہوریت کا خطاب دیا گیا ۔ جلسہ کے اختتام پر جمہوریت کا کارواں گلگشت میں شیخ عبد الحمید کی رہائش گاہ کے لیے چل پڑا ۔ بیگم صاحبہ نے خواتین کے بڑے اجتماع سے خطاب کیا ۔ چوک کمہاراں والا ، بستی باوا حضر اور حسین آگاہی میں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے دفاتر کے افتتاح کر کے جناب عارف محمود قریشی کے مکان پر خواتین و حضرات کے الگ الگ جلسوں سے خطاب ہوا ۔ بعد میں بوہڑ گیٹ کے قریب پارٹی کے مرکزی دفتر شہر و ضلع کا افتتاح ہوا ۔

شام کو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے بالمقابل خواجہ محمد یونس کے مکان پر افطار پارٹی تھی ۔ شہریوں کی بہت بڑی تعداد نے اس تقریب میں شرکت کی ۔

بعد نماز عشاء زحیدر گردیزی کے مکان پر استقبالیہ سے بیگم نسیم ولی خان ، محمد اشرف خان ، شیر باز خان مزاری اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے تقاریر کیں ۔

نوابزادہ نصر اللہ خان کی تقریر کے اقتباسات :

آج ساری قوم نظامِ مصطفےٰ پر متحد ہوئی ہے ۔ تیس سال قبل بھی قوم متحد ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں عالم اسلام کی سب سے بڑی مملکت عطا کی ۔ ! ایک آزاد مملکت اور خود مختار ریاست ۔ ہماری انتہائی بدقسمتی کہ جن مقاصد کے لیے اسلامیان ہند نے عظیم الشان جدوجہد کی اور ایک عظیم ملک حاصل کیا اس سے ہم منحرف ہو گئے ۔ نہ صرف یہ کہ نظام مصطفےٰ کے نفاذ سے روگردانی کی سیاسی عمل کو بھی محدود کر کے رکھ دیا گیا اور اس طرح وہ وحدت فکر ختم ہو گئی جو قیام پاکستان کی اساس تھی ۔

جس طرح قوم کے دوسرے طبقات ان اقدامات سے متاثر ہوئے ہم بھی متاثر ہوئے ۔ ہم نے اپنی حد تک بہت کوشش کی ، ہم نے آزادیٔ رائے کا مطالبہ کیا ۔ جمہوری اقدار کا مطالبہ کیا ، قانون شریعت کا مطالبہ کیا ۔ ہوا یہ کہ ملک بھر میں اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی ، قلم پابند کر دیئے گئے ، صحافت کو محدود کر دیا گیا ۔ اس طرح پوری قوم محبوس ہو کے رہ گئی ۔ اور پاکستان ایک بڑا جیل خانہ بن گیا ۔ مشہور ہے کہ گھر خالی ہو تو جن بھوت آجاتے ہیں ۔ حکومت نے مثبت تنقید سماعت کرنے سے بھی انکار کر دیا اور جس نے زبان کھولی سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہوا ۔ یہ سلسلہ ۱۹۷۰ء تک جاری رہا ۔ قومی انتخابات کے نتائج جو سامنے آئے مقتدر گروہ نے ان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ۔ اور اس طرح ملک ایک عظیم حادثہ کا شکار ہو گیا ، پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے بڑا حصہ الگ ہو گیا ۔ بقیہ پاکستان میں مسٹر بھٹو نے ظلم بربریت اور بہیمیت کی حد کر دی ، سیاسی اختلاف کی بنیاد پر قتل کرائے گئے ۔ لوگوں کے ضمیروں کو خریدا گیا ۔ بے گناہ لوگوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے ۔ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں نہ صرف دھاندلی کرائی گئی ۔ انتخابی نتائج کو بدل دیا گیا ۔ اور اس طرح غیر قانونی طور پر اقتدار پر قابض رہنے کی ضد کی گئی ۔ ہم نے اس بے انصافی اور صراحتاً دھاندلی کے خلاف احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ، ملک میں ایک تحریک شروع ہو گئی ، ساری قوم میدان میں آ گئی ۔ جگہ جگہ مظاہرے ہوئے ، گولیاں چلیں ، خون بہا ، بے گناہ ہزاروں کی تعداد میں شہید ہوئے ۔ اللہ نے اس قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمایا ۔

ظالم حکمران ذلیل و خوار ہوئے ، جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈالنے والا آدمی آج خود جیل میں بند زخم چاٹ رہا ہے ۔

چونکہ ہم نے موزوں وقت میں ایک مناسب اقدام کیا ۔ اسی لیے اس کے بہتر نتائج برآمد ہوئے ۔ اب آپ کامیاب ہو چکے ہیں ، فتح و نصرت نے آپ کے قدم چوم لیے ہیں ؎

حسن جب رنگ میں بھی جہاں ہوتا ہے
اہل دل کے لیے سرمایہ جاں ہوتا ہے

مرکزی قیادت نے اپنے شہیدوں ، ان کے ورثاء ، تحریک میں گرفتار ہونے والے اسیروں ، بہادر اور جیالے کارکنوں سے عہد کیا کہ ہم ان بیش بہا قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے ۔ نظام مصطفےٰ ان شاء اللہ نافذ ہو کر رہے گا اور اس کی برکتوں سے عوام بہرہ ور ہوں گے ۔

ہم سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں ، کوتاہیاں سرزد ہوئی

ہیں۔ مشرقی پاکستان کے المیہ پہ ساری قوم کو متحد ہوجانا چاہیے تھا۔ اور غیر نمایندہ حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے تھا۔ اگر قوم اس وقت بیدار ہوجاتی تو چھ سال کے ظلم و بربریت سے بچ جاتی ظالم حکمرانوں نے انگریز کی فرسودہ روایت :

"لڑاؤ اور حکومت کرو"

پر عمل کیا، سندھ میں لسانی فسادات کرائے۔ بلوچستان میں شریف بلوچوں کا قتل عام کیا، سیاسی اختلافات کی بنا پر بے شمار قتل کیے گئے۔ قومی رہنماؤں پر دن دہاڑے حملے کرائے گئے۔ ان حالات میں اپوزیشن نے قومی اتحاد کی بنیاد رکھی۔ ہماری کوشش صرف یہ رہی ہے کہ قوم متحد رہے۔ ہم نے ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دی۔ دستور پر اتفاق کیا۔ حکومت کو کافی موقع دیا گیا، مگر حالات پر کنٹرول کے بجائے مسٹر بھٹو نے حالات کو خراب کیا، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوا، معاشی رشوت کے طور پر لائسنس اور پرمٹ جاری ہوئے۔ جو رقم سیلاب زدگان یا سوات کے زلزلہ زدگان کی اعانت کے لیے مسلم ممالک سے آئی اسے بھی بندر بانٹ کر کے تقسیم کر لیا گیا۔

ان حالات کی بنا پر ملک اقتصادی طور پر مفلوج ہو گیا۔ انتظامی طور پہ بد نظمی کا شکار رہا۔ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات نے حالات کو اس قدر خراب کر دیا کہ اب مزید مہلت کی گنجائش نہ تھی تحریک کے دوران جو حالات پیش آئے وہ میں نے بیان کر دیئے اور آپ بخوبی واقف بھی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں پاکستان قومی اتحاد نظام حکومت کس طرح چلائے؟

میں یقین رکھتا ہوں کہ پارلیمانی نظام ہمارے لیے بہترین نظام ہے۔ جو پارلیمنٹ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے بعد قائم ہو گی اس میں اراکین کو بات کہنے کی مکمل آزادی ہو گی، اس میں احتساب ہو گا۔ اراکین وزراء سے حکومت سے حساب لیں گے۔ تحریر و تقریر کی مکمل آزادی دی جائے گی، اخبارات کو، ریڈیو کو اور ٹی وی کو، اجتماع کی آزادی ہو گی۔ غرض کہ ہر شخص کو حکومت پر تنقید کی اجازت ہو گی — اور حکومت تعمیری تنقید کی حوصلہ افزائی کرے گی صرف یہی ایک صورت ہو گی جس سے ملک کو بہتر بنایا جا سکتا ہے

ہم اس ملک کی تعمیرِ نو کریں گے۔

مسٹر بھٹو نے اتنے مسائل چھوڑے ہیں کہ آنے والی حکومت عوامی تائید و حمایت کے بغیر حل مشکل ہے صرف عوام کی طاقت ہی ان مسائل کا علاج ہے۔

انشاء اللہ بہت جلد حالات بدل جائیں گے اور ملک تعمیر و ترقی کے نئے دور میں تیزی سے ترقی کرے گا۔

الطاف حسین
سرکولیشن مینجر
مختلف مقامات کے دورہ پر ہیں۔ جماعتی احباب تعاون فرمائیں۔ (ادارہ)

ملک سے غربت، جہالت، غنڈہ گردی اور فحاشی کے خاتمہ کے لیے پاکستان قومی اتحاد کو کامیاب کرائیں تاکہ :

ملک میں اسلامی نظام کا عملی نفاذ عمل میں آسکے

منجانب: حاجی محمد سرفراز نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام دینہ ضلع جہلم

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے جس طرح شب و روز مساعئ جلیلہ سے اس ملک سے اس دور کے بدترین آمر کو اس کی مضبوط کرسی سے منہ کے بل گرانے میں فیصلہ کن کردار ادا کر رہے ہیں

اب مفتی محمود صاحب ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسماعیل خان کی قومی اسمبلی کی نشستوں سے انتخاب لڑ رہے ہیں

ہم اہل علاقہ سے مفتی صاحب کو اس شایانِ شان طریقہ سے کامیاب کرانے کی اپیل کرتے ہیں جس سے دشمن ہمیشہ کیلیے سیاسی موت مر جائے

منجانب: محمد یوسف ربانی، محمود لیبل ورکس ڈگلس پورہ لائل پور

چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کے نام

محترم جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب!
چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر حکومت پاکستان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف۔

جس نازک مرحلہ پر آپ نے ملکی قیادت سنبھالی پوری قوم آپ کی ممنون اور تہ دل سے مشکور ہے۔ صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں بلکہ ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے اور دعاگو ہے کہ خدا آپ کو قدم قدم سنہری کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

راقم آپ کی آمد کو ملک وملت کے لیے ایک نیک فال قرار دیتا ہے۔ یہاں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ خدائے ذوالمنن نے انسانی مشکل صورت میں قوم کو ایک فرشتۂ رحمت عطا فرمادیا ہے۔ جس کے سایۂ عاطفت میں انشاء اللہ مسلمان قوم اپنے تیس سالہ خواب کو شرمندہ تعبیر دیکھے گی۔ اور وہ دن بھی دور نہیں کہ جب آپ اپنے ہاتھوں میں اسلامی پرچم لہرائیں گے۔ اب تک ملک کے جملہ اصلاحی اقدامات سے قوم کی امیدوں کی کشتی ساحل کی طرف بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہے حال ہی میں عوامی مطالبہ کے پیش نظر لائل پور شہر کے نام کی تبدیلی کے تاریخی فیصلہ پر ایک بار پھر دلی مبارکبادی کا اعادہ کرتا ہوں۔

اس ضمن میں بندہ بھی آپ کی توجہ ایک عظیم کارنامہ کی طرف مبذول کراتا ہے۔ اگر آپ کے دور میں یہ کارہائے نمایاں سرانجام پاجائے تو آپ کے نامہ اعمال میں ایک سنہری باب کا اضافہ ہوگا جس کا اجر وثواب انمٹ اور شمار وقطار سے بالا ہوگا۔ خدا کرے کہ آپ اس حقیقت کی تہ تک پہونچ جائیں اور اسے کر گذریں۔

تقسیم کے بعد ۱۹۴۸ء میں جب قادیانیوں نے پاکستان کو اپنا مسکن بنایا تو اپنی رہائش گاہ کے لیے دریائے چناب کے مغربی کنارے کو چنیوٹ کے قریب منتخب کیا۔ اس وقت کے انگریز گورنر " موڈی " سے یہ وسیع قطعۂ اراضی کوڑیوں کے مول خرید کیا۔ اس پر جس شہر کی بنیاد عمل میں لائی گئی اس کا نام "ربوہ" تجویز ہوا۔

پوری دنیا میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ۱۹۴۸ تک ربوہ نام کا کوئی شہر نہ تھا اور نہ ہی ربوہ کا نام قرآن مجید میں بطور کسی شہر کے نام کے استعمال ہوا۔

ہاں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام کی جائے پناہ کا ذکر ان الفاظ سے ہوا جس میں اس لفظ "ربوہ" کا استعمال بھی کیا گیا۔

وَآوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝

ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو قرار اور چشمہ والی تھی۔

پ ۱۸، رکوع ۲۔ آیت (۵)

اس قرآنی لفظ سے ایک شہر کا نام رکھنا یہ ایک گہری سوچی سمجھی معنوی تحریف کی ناپاک سازش ہے۔ جب ہم اس آیت پر پہونچتے ہیں تو لاشعوری طور پر ہر قاری کا ذہن "ربوہ" کے اس قادیانی مرکز کی طرف منعطف ہوجاتا ہے۔

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو "مسیح موعود" کہتا ہے اس ثبوت کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے قرار کو اپنے ساتھ منسوب کرنے کے لیے یہ سازش کی گئی ہے۔ تاکہ آئندہ نسلیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہوجائیں اور سمجھنے لگیں کہ ربوہ سے مراد یہی مقام ہے جو دریائے چناب کے کنارے ہے اور اسی مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیام ہوا تھا۔

اس سلسلہ میں راقم متعدد بار اپنی آواز بلند کرچکا ہے۔ یہ مطالبہ کئی دفعہ اخبارات و رسائل کی زینت بن چکا ہے۔

اس مضمون کی ایک شائع شدہ کاپی خط ہذا کے ساتھ منسلک ہے۔ لائل پور کی نسبت ربوہ نام کی تبدیلی شرعی اعتبار سے بہت ضروری ہے۔ امید ہے کہ آپ اولین فرصت میں اس کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

والسلام

منظور احمد چنیوٹی

پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ و ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ جھنگ۔ پاکستان

ایک اہم مکتوب

برائے توجہ خلفائے مجازین و معتقدین و احباب حضرت الشیخ المفسر القطب لاہوری قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب مخدومی السلام علیکم ورحمت اللہ

و برکاتہ   بعد اہداء التحیات و اطیب التحیات!
آپ کی خدمت بابرکت میں ایک انتہائی ضروری درخواست پیش کرتے ہوئے اخلاقِ کریمانہ سے امید کرتا ہوں کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر آپ اس پہ فوری اور ضروری اور بھرپور توجہ عالیہ سے نوازیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آپ کو بخوبی علم ہے کہ دورِ حاضر میں عارف باللہ شیخ الاسلام والتفسیر قطب العالم حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ لاہوری۔ رب کریم کے مقبول و مخلص بندوں اور مسلک حقانی کے جامع الکمالات بزرگوں میں سے تھے۔ ان کے شایانِ شان سوانح متبرکہ اب تک منصۂ شہود پہ نہ آسکی۔ اسی طرح حضرت اقدس رحمہ اللہ علیہ کے وہ مکتوبات مبارکہ جو روحانی، علمی، سیاسی، معاشرتی جواہر لیے ہوئے ہیں ابھی تک منتشر ہیں اور چند معتقدین یا احباب خاص کے ذریعہ سعادت و تبرک بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اشد ضرورت ہے کہ ان جواہر مبارکہ کو سوانح عالیہ کے ساتھ نہایت تفصیل و تحقیق سے شائع کر کے انہیں آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیا جائے۔ اسی تمنا کو لیے ہوئے حاضر خدمت ہوں اور درج ذیل امور میں آپ کی سرپرستی اور بہترین تعاون کا ملتجی ہوں۔ تاکہ ایک مکمل اور جامع سوانح مبارکہ مع مکتوبات مقدسہ مرتب کر کے شائع کی جاسکے۔ آمین

۱۔ حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کی مبارک زندگی کے بارے میں کسی قسم کی معلومات یا کوئی واقعہ

۲۔ حضرت الشیخ کے مکتوبات مقدسہ چاہے کسی موضوع پہ ہوں (فوٹوسٹیٹ ارسال فرمائیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں خط کا پس منظر بھی مختصراً تحریر فرمادیں شکریہ)

۳۔ حضرت شیخ کے عملیات روحانی یا علاج جسمانی کے سلسلے میں کوئی ارشاد وظیفہ، نسخہ وغیرہ۔

۴۔ حضرت شیخ کے کسی سفر کے بارے میں ضروری معلومات یا اس دوران ضبط شدہ ملفوظات وغیرہ۔

۵۔ حضرت شیخ کے کرامات حسی و معنوی جس کا تعلق خود آپ سے ہو یا یقینی ذرائع و واسطہ سے معلوم ہو۔

۶۔ حضرت شیخ کی کوئی تقریر، خطاب، درس بیان وغیرہ۔ (خوب صورت لکھ کر بھجوائیے)

۷۔ حضرت شیخ نے آپ کی کسی کتاب یا پمفلٹ پہ تصدیق و تقریظ فرمائی ہو یا کسی دینی مدرسے اوارے کے بارے میں رائے عالیہ ارشاد ہو۔

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ کے مکتوبات مبارکہ اور دیگر تحریرات مقدسہ کے فوٹو اسٹیٹ کاپی بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی تھوڑی سی مالی قربانی باعث برکات ہوگی اور اس طرح حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات مقدسہ اکٹھی ہو کر تاریخی یادگار کا شرف بھی حاصل کرلیگی۔ انشاء اللہ۔

لیکن اگر کسی وجہ سے آپ فوٹوسٹیٹ کاپی نہ بھجوا سکیں تو پھر ان کی خوش خط نقل لکھیں اور اس پہ حضرت ؒ کے کسی خلیفۂ مجاز، مشہور شاگرد یا معروف عالم دین کے تصدیقی دستخط و مہر لگوا کہ مجھے روانہ فرمائیں۔ ڈاک کی حفاظت کے لیے اگر رجسٹری بھجوائیں تو بہت کرم ہوگا۔

بحمد للہ الکریم مکتبہ حکمت اسلامیہ نوشہرہ کی بنیاد خود حضرت اقدس لاہوریؒ رحمۃ اللہ علیہ نے ۵ دسمبر ۱۹۶۰ یہاں تشریف آوری پہ رکھی تھی۔ ان کے جانشین حضرت المحترم مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے گذشتہ دورۂ نوشہرہ میں بندہ کے اس پروگرام پر انتہائی خوشی اور پسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی سرپرستی کا اعزاز عطا فرمایا۔

نیز حضرت المحدث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہٗ اور حضرت المحقق علامہ شمس الحق افغانی مدظلہٗ کی عظیم و مبارک سرپرستی کے ساتھ ساتھ مکتبہ کو اکثر اکابرین و بزرگانِ دین کی توجہ عالیہ نصیب ہے فللہ الحمد

نوٹ: حضرت الشیخ لاہوری قدس سرہ العزیز کی کوئی تقریر مبارکہ، درس یا گفتگو اگر کسی صاحب کے پاس ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ ہو تو اس سے بھی ضرور مطلع فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

آخر میں آپ سے گذارش ہے کہ آپ نہ صرف خود اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازیں، بلکہ اپنے احباب، متعلقین اور متعارفین سے بھی اس نیک و مبارک کام کی بحسن تکمیل کے لیے ارشاد فرمائیں۔ رب کریم اس احسان کے لامتناہی اجر اور حضرت اقدسؒ کی مبارک نسبتیں آپ اور ہم سب کو ہمیشہ نصیب فرمائے اور اپنی رضا اور سعادت و فلاح دارین سے نوازے۔ بحرمت نبی الکریم نبی الرحمۃ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

طالب دعا و توجہ خاکپائے حضرت الشیخ رح
احمد عبد الرحمٰن الصدیقی عفی عنہ
یوم البدر، ۱۷ رمضان الکریم ۱۳۹۷ھ
مکتبہ حکمت اسلامیہ نوشہرہ صدر
ضلع پشاور۔ پاکستان۔

اعلانِ داخلہ

علاقہ بھر میں اشاعت توحید و سنت کا عظیم دینی ادارہ مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ خانوخیل ڈیرہ اسماعیل خان کا داخلہ ۸ شوال المکرم سے شروع ہوگا امسال شعبہ درس نظامی کی صدارت تدریس کے فرائض حضرت مولانا ...ت الدین صاحب فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان ...یہ ...ن کراچی) سرانجام دیں گے۔ مولانا موصوف معقول و منقول میں اچھی خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ طلبار کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل ہے۔

(الحاج مولانا) حافظ محمد زکریا غفرلہٗ مہتمم مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ خانوخیل ڈیرہ اسماعیل خان

نیا داخلہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن بہل تحصیل بھکر ضلع میانوالی عرصہ پانچ سال سے علوم اسلامیہ کی ترویج کر رہا ہے۔ مدرسہ میں مدرجہ کتب کیلیے ایک محنتی مدرس جو کہ دار العلوم کبیر والا کے فارغ التحصیل اور وفاق المدارس العربیہ کے درجہ علیا کے کامیاب مدرس ہیں۔ مدرسہ میں تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے طلبار کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل ہے اس سال مدرسہ میں طلبا کیلیے لباس اور دیگر سہولتوں کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ نیز طلبا کو مناسب وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ مدرسہ کا داخلہ شوال اور ذی قعد کے آخر تک ہوگا۔ شائقین علوم دینیہ بروقت آکر داخلہ حاصل کریں

المعلن: خادم طلبا رانا شوکت علی ناظم مدرسہ تعلیم القرآن بہل

عاشق علی خان کالورکوٹ

تمام پاکستانی ایک قوم اور ملتِ واحدہ ہے

اب غدار، غیر ملکی ایجنٹ اور کانگریسی اصطلاحات ختم ہونی چاہیے

ہمارے لیڈران کرام کے لئے لمحہ فکریہ

نوائے وقت ۲۱ ستمبر کے ادارتی نوٹ میں "صوبہ خیبر کیوں نہیں" ؟ کے عنوان سے لکھتا ہے کہ "بڑی اچھی بات ہے۔ کہ بیگم نسیم ولی خان کو احساس ہو گیا ہے کہ لفظ پشتونستان ایک بدنام لفظ ہے اور اس سے غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ تو انہیں یہ احساس بھی کرنا چاہیئے تھا کہ جب اس لفظ سے بڑی غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اور بعض دوسرے ملکوں نے اس نام کو ان کے وطنِ عزیز پاکستان کے اندرونی معاملات میں ناپسندیدہ حد تک دلچسپی لینے کا ذریعہ بنا لیا ہے جس کا ثبوت کابل ٹائمز کی مذکورہ اشاعت میں شاملِ مواد بھی ہے"۔ نوائے وقت آگے لکھتا ہے کہ "بیگم نسیم ولی خان ہی نہیں ان کا خاندان اور ان کے سیاسی پیروکار بھی اس نام سے دستکش ہو جائیں کیا ولی خان اور خان عبدالغفار خان بھی اس نام کو بدنام جانتے ہیں"۔ اس سے آگے درج ہے کہ "جہاں تک اس منطق کا تعلق ہے کہ لائلپور یا ساہیوال کے ناموں کی تبدیلی کی ہی طرح پشتونستان کے نام کا بھی معاملہ ہے تو اس ضمن میں یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ ان ناموں کی تبدیلی سے کوئی لسانی یا نسلی امتیاز وابستہ نہیں۔ پنجاب کا نام بھی دریاؤں کی نسبت سے ہے۔ سندھ بھی دریائے سندھ سے مناسبت رکھتا ہے البتہ پشتونستان نسلی اور لسانی خصوصیت رکھتا ہے جو ملت کے اسلامی تصور کے برخلاف تعصب کی علامت بن چکا ہے"۔ جہاں تک کابل ٹائمز کی اپنی اشاعت "یومِ پشتونستان" کے نام پر مواد کا تعلق ہے اس کے بارے میں بیگم ولی خان نے اپنے اخباری بیان میں کہہ دیا ہے کہ یہ مواد اچھا مواد نہیں ہے۔ اپنا موقف واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے آج تک یہ لفظ استعمال نہیں کیا کیونکہ یہ لفظ سیاسی طور پر اتنا بدنام ہو چکا ہے کہ اس سے خوامخواہ کی غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں آپ نے ولی خان کے بارے میں کہا کہ ولی خان سے ٹربیونل کے اجلاس میں بھی پوچھا گیا تھا کہ عبدالغفار خان کے پشتونستان سے آپ کی کیا مراد ہے انہوں نے جواب دیا تھا کہ بالکل یہی کہ جیسے منٹگمری کا نام ساہیوال رکھا دیا گیا۔

اب یہ بات ستم ظریفی کی حد تک ہو گی کہ ایک شخص بلکہ پورا ایک خاندان اس لفظ پشتونستان کو بدنام لفظ سے کہتا ہے اور اس کو چھوڑ چکا ہو اور ہمارے بعض مفاد پرست اور کینہ پرور خوامخواہ ان کی طرف اس قسم کی باتیں منسوب کرے۔ نوائے وقت نے پنجاب اور سندھ کو دریاؤں کی نسبت سے نام کا جواز پیدا کیا ہے مگر اس نے بلوچستان کے بارے میں کسی گرڈ سٹیشن کا نام ہے یا کسی پانی کے نل کا۔ کہ ان کی مناسبت سے اسے بلوچستان پکارا جانے لگا۔ کیا بلوچستان اس صوبے کا نام نہیں ہے جس میں بلوچ بستے ہیں! کیا پنجاب میں پنجابی نہیں اور کیا صوبہ سندھ میں سندھیوں کی نہیں ہے؟ اس کے باوجود ولی خان اور اس کے خاندان نے اگر کبھی صوبہ سرحد کا نام پشتونستان رکھنے کی تجویز پیش بھی کی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اس صوبے کو پاکستان سے الگ کرنا چاہتا ہے اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ اسے ملک دشمن یا دوسرے ملکوں کا ایجنٹ قرار دیا جائے۔ پھر اس نے یا اس کے خاندان کے کسی ذمے دار فرد نے صوبے کا نام پشتونستان رکھنے پر ضد بھی نہیں کی۔ بعض لوگوں نے محض ذاتی مخالفت کی بنیاد پر اعتراض کیا تو انہوں نے محاذ آرائی اختیار نہ کی۔ نہ کوئی تحریک چلائی نہ مطالبات پیش کیے۔ بلکہ علی الاعلان کہہ دیا کہ یہ لفظ اتنا بدنام ہو چکا ہے کہ اس سے غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ انصاف کی حد تک دیکھا جائے تو صحیح بات کہنی ہی پڑے گی۔ کہ ایک نام بقول نوائے وقت پشتونستان ولی خان یا اس کے کسی فرد نے تجویز کیا ہے۔ دوسرا نام صوبہ خیبر نوائے وقت نے تجویز کیا ہے اب یہ انصاف پاکستانی عوام کو کرنا ہے کہ صوبہ سرحد کا نام رکھنے کا زیادہ حق وہاں کے باشندوں کا ہے یا دوسرے صوبوں کے باشندوں کا مثال کے طور پر لائلپور کے شہریوں نے سب سے پہلے آواز اٹھائی کہ لائلپور کا نام تبدیل کر کے فیصل آباد رکھا جائے۔ چنانچہ انہیں کے مطالبے پر جنرل ضیاءالحق نے لائلپور کا نام فیصل آباد رکھ کر سب سے پہلے لائلپور بار اور لائلپور کے شہریوں سے خراج تحسین وصول کیا۔

دراصل اگر حالات و واقعات کا بغور جائزہ لیا جائے تو تمام ملکوں میں سے صرف ایک ہمارا ہی ملک ہے۔ کہ ہر برسرِ اقتدار طبقہ اپنے ہم وطنوں کو غدار، ملک دشمن اور دوسرے ملکوں کے ایجنٹ گردانتا ہے کیا ان کو یہ ترغیب تو نہیں دی جاتی کہ اگر تم ایسا نہیں ہوا تو ایسا ہو جاؤ۔ مگر آفرین ہے ولی خان اور اس کے خاندان پر کہ انہوں نے تیس سال تک مصیبتیں جھیلیں، ظلم و ستم سہے۔ بدنامیاں اور تہمتیں برداشت کیں مگر ملکی سالمیت کے خلاف ایک لفظ تک اپنی زبان پر نہ لایا۔ کیا ولی خان اور اس کے خاندان کو یہ سزائیں اس لیے دی جا رہی ہیں کہ وہ پٹھان ہے اس نے اور اس کے خاندان نے انگریزوں کے ناپاک قدم اپنے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیئے انگریز بہادر کا مقابلہ اس

طاقت سے کیا کہ اسے منہ کی کھانا پڑی اور اسے تسلیم کرنا پڑا کہ پوری طاقت اور زور آزمائی کے باوجود ہم پٹھانوں کو اپنا ہمنوا نہ بنا سکے مگر آج سرحد میں جو نظریہ پاکستان کے علمبردار بنے پھرتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں کیا گل کھلائے کیا انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایجنٹوں کا کام نہیں کیا۔

دراصل بات مکمل سالمیت کی نہیں ہے اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہمارے سابقہ لیڈرانِ کرام نے ہر وہ حربہ استعمال کیا جس سے اقتدار حاصل کرنے میں مدد ملتی ہو۔ ہم چونکہ سادہ لوح ہیں اس لیے ہر آنے والے کی باتوں میں جلد آ جاتے ہیں۔ ہمارے لیڈر سٹیجوں پر قسمیں کھا کھا کر یقین دلاتے رہے کہ ہم برسرِ اقتدار آنے کے بعد اسلامی نظام نافذ کریں گے۔ مگر ہمارے کرم فرما جب برسرِ اقتدار آ گئے تو بجائے اپنے وعدوں پر چلنے کے عیش و عشرت میں پڑ گئے۔ ملکی خزانے کو باپ دادا کی وراثت سمجھنے لگ گئے۔ اور جب اقتدار کو چھوڑا تو ملک کی معیشت پہلے سے کہیں زیادہ کمزور پائی۔ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے اپنے مخالفین کو ملک دشمن اور دوسرے ملکوں کا ایجنٹ قرار دے کر عوام کو باور کرایا گیا کہ ہم ملکی سالمیت کو مستحکم کر رہے ہیں۔

کیا ہمارا برسرِ اقتدار طبقہ اسی لیے اقتدار حاصل کرتا رہا ہے کہ ملکی دولت اپنے عیش و آرام پر خرچ کی جائے اس بے کار آدمی کی طرح جسے کوئی کام نہ ہو یا وہ کوئی کام نہ کرنا چاہتا ہو اور اپنا سارا وقت فضولیات میں گزارتا رہا ہو۔ بعینہٖ ہمارا برسرِ اقتدار طبقہ بھی اس فضولیات میں وقت گزار کر اور عیش و عشرت کی زندگی گزار کر اپنے پیش روؤں کے لیے جگہ خالی کرتا رہا ہے۔ غالباً ۱۹۵۵ء کی بات ہے کہ ہمارے ایک بزرگ جو کہ اللہ کے فضل سے بقید حیات ہیں لاہور گئے ہوئے تھے۔ وہاں پتہ چلا کہ جالندھر میں ہاکی کا میچ ہو رہا ہے جسے دیکھنے کی پاکستانیوں کو عام اجازت ہے ویزے دستی بن رہے تھے اور جالندھر کے لیے سپیشل انتظام حکومتِ پاکستان کی طرف سے تھا۔ ہمارے بزرگ جن کا تعلق جالندھر سے تھا۔ وہ بھی ویزے پر چلے گئے۔ وہاں انہیں بوڑھے ہندو ملے ان سے باتیں ہوئیں دیگر باتوں کے علاوہ ایک ہندو بوڑھے نے بڑی پتے کی بات کہی کہ "مولوی صاحب دراصل پاکستان کی عوام اچھی ہے لیڈر اچھا نہیں ہے اور ہندوستان کا لیڈر اچھا ہے عوام اچھی نہیں ہے" کیا یہ ہماری اچھائی نہیں تھی کہ بھٹو کے پُرفریب نعروں کو اپنا کر اسے اتنی واضح اکثریت سے کامیاب کرایا کہ اسے جوڑ توڑ کا محتاج نہ رہنے دیا۔ پھر اس نے جو ملک کا حال کیا وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ مگر ایک بات پر اس نے بھی اپنے سابقہ حکمرانوں کی طرح عمل کیا جمعیت علماء اسلام اور ولی خان کی پارٹی کو دو صوبوں میں حکومتیں بنانے کی اجازت دی۔ معاہدے پر دستخط کئے۔ ان کی حکومتوں کو آئینی حکومتیں قرار دیں۔ مگر جب ان دونوں حکومتوں نے بھٹو شاہی کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تو پھر وہی چھاپ جو پچھلی حکومتیں بھی لگاتی آئی تھیں لگانی شروع کر دیں کہ یہ غدار ہیں ملک دشمن ہیں۔ کانگرسی اور نظریہ پاکستان کے مخالف ہیں انہوں نے پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا۔ خدا کے لیے ان باتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دفن کر دیجئے ملکی ترقی کی طرف توجہ دیجئے۔

خان عبدالغفار خان کے متعلق مشہور مسلم لیگی جناب م، ش، نے واضح طور پر ہفت روزہ چٹان میں لکھا ہے کہ میں سر پر قرآن پاک رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ خان صاحب کسی ملک کے ایجنٹ نہیں ہیں محبِ وطن اور ملکی سالمیت کے حق میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں"۔

خان ولی خان کے متعلق مشہور مسلم لیگی لیڈر چوہدری ظہور الٰہی نے کہا کہ "اگر ولی خان غدار ہے تو ظہور الٰہی بھی غدار ہے" بھٹو کے دورِ اقتدار سے بلوچستان کے گورنر نواب احمد یار خان نے کہا کہ پاکستان کا ہر باشندہ ملک کا خیر خواہ ہے کوئی بھی ملکی سالمیت کے خلاف نہیں ہے نوائے وقت میں اکثر نظریۂ پاکستان کا بہت پرچار کیا جاتا ہے کیا نوائے وقت یا اس قسم کے الزامات لگانے والوں نے خود اپنی طرف بھی دیکھا ہے کہ وہ اسی پر مکمل طور پر عمل پیرا ہیں۔ اگر ولی خان اپنے آپ کو پٹھان کہتا ہے تو وہ کوئی جرم نہیں کرتا۔ آخر نوائے وقت بھی تو ہر روز اسی قسم کے نام تحریر کرتا ہے کہ جن کا تعلق پاکستان سے ہرگز نہیں ہے مثلاً قمار انبالوی، تابش دہلوی، ترانہ پاکستان کے خالق حفیظ جالندھری اور اس قسم کے سینکڑوں نام۔ حالانکہ جن نام کے لاحقے سے وہ اپنا تعارف کرانا چاہتے ہیں وہ علاقے ہندوستان میں رہ گئے ہیں۔ کیا یہ نام بھی دو قومی نظریے کی عکاسی کرتے ہیں آخر میں اپنے لیڈرانِ کرام خواہ ان کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق ہو اور خصوصی طور پر نوائے وقت سے اپیل کرتا ہوں کہ ان باتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دفن کر دیجئے کہ خان عبدالغفار خان اور اس کا خاندان بلوچستان کے جملہ لیڈر۔ پاکستان کے خلاف ہیں غدار ہیں اور ملک دشمن ہیں یا مولانا مفتی محمود اور اس کی جماعت کانگرسی ٹولہ ہے انہوں نے پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا۔ ان سب باتوں کو چھوڑ کر صحیح معنوں میں ملکی ترقی کی طرف توجہ دینا اور پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنانے میں ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنا چاہیئے۔ ایک دوسرے پر مکمل سطح پر الزامات لگا کر ہمیں ہرگز دوسرے ملکوں کے لیے یہ جواز پیدا نہیں کرنا چاہیئے کہ پاکستانی قوم بھی عجیب قوم ہے۔ کہ وہ رہتی تو پاکستان میں ہے اور ایجنٹی اور خیر خواہی دوسرے ملکوں کی کرتی ہے۔

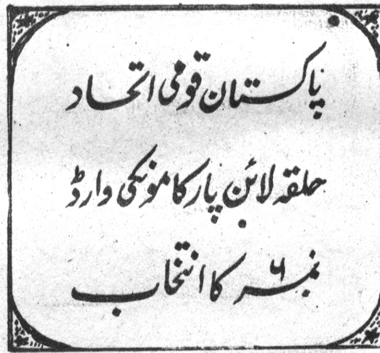
اعلانِ داخلہ

مدرسہ حنفیہ انوار القرآن منڈی وار برٹن عرصہ گیارہ سال سے اکابرین علماء دیوبند کے مسلک کے مطابق جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ امیر جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کی زیر سرپرستی علوم دینیہ کی اشاعت کر رہا ہے مدرسہ ھٰذا میں مقامی بچوں کے علاوہ بیرونی طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جن کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ تقریباً ۱۸ ہزار روپے ہے۔ تعمیرات کا سلسلہ بھی جاری ہے لہٰذا مخیر حضرات اپنے صدقات، زکوٰۃ، عطیات سے مدرسہ سے تعاون فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ درجہ کتب عربیہ اور درجہ حفظ و ناظرہ قرآن مجید میں داخلہ آخر شوال تک جاری رہے گا۔ شائقین علوم عربیہ جلد از جلد داخلہ لیں۔ خورد و نوش کے علاوہ طلباء کو تین روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے

(مولانا) حسین علی مہتمم مدرسہ حنفیہ انوار القرآن
منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔

حضرت پیر شریف والے اور حضرت امروٹی کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر قاضی عدالت شرعیہ کل پاکستان اور سندھ کے مشہور روحانی پیشوا حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی پیر شریف ضلع لاڑکانہ، جو اس وقت پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر سکھر شہر اور تحصیل گڑھی یاسین قومی اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں نے اپنی سیاسی سرگرمی زور شور سے شروع کر دی ہیں ٢٢ ستمبر کو انہوں نے اپنے حلقہ انتخاب میں ایک بہت بڑے جلسہ عام کا پروگرام رکھا جو نہایت کامیاب رہا یہ جلسہ عام گاؤں مارو کا کینوٹہ جو اپنی تاریخ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے تحریک خلافت تحریک بحالی جمہوریت ختم نبوت تحریک نظام مصطفیٰ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے جلسہ کے آغاز میں امداد اللہ شاعر نے چند نظمیں سندھی میں سنائیں اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام شکارپور کے نائب امیر حضرت مولانا حبیب اللہ چنہ اور مولانا عبدالرحمن بھٹو صاحب ضلعی ناظم اور مولانا امان اللہ سومرو ضلعی ناظم ثانی نے قائدین سے پہلے خطاب کیا قائدین حضرت پیر پگارا حضرت پیر والی و حضرت امروٹی کے پہنچتے ہی جیے پگارا اور قومی اتحاد زندہ باد شان والے شوکت والے۔ پیر والے پیر والے عزت والے عظمت والے پیر والے پیر والے کے نعروں سے فضا گونج اٹھی اس کے بعد حضرت پیر والے نے اپنے روحانی انداز میں خطاب کیا جلسہ کے اختتام کے بعد کچھ پروگرام ترتیب دیئے گئے احقر عبدالباری شیخ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ضلعی نائب امیر و حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب چنہ جیپ میں سوار ہو کر نوشرو آئے جہاں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نے دو مسجدوں میں خطاب کیا۔ اور فنڈ جمع کر کے شکارپور مدرسہ حبیبیہ روانہ ہوئے اس جلسہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ضلعی نائب امیر و پیر بڈھل فقیر کے گدی نشین مست مقیم و سردار گل محمد خان بجیجو و سردار محمد بخش خان کاکیپوٹو کے فرزند اور سردار غلام عمران خان نے بھی خصوصی دعوت پر شرکت کی۔



ناظم اعلیٰ ..... محمد رشید صاحب

صدر ..... صوفی بشیر احمد

سینیئر ناظم صدر ...... محمد اقبال جٹ

جونیئر نائب صدر ..... چوہدری اللہ دتہ

جنرل سیکرٹری ...... عبدالرحمن

جائنٹ سیکرٹری ...... صابر حسین شاکر

آفس سیکرٹری ..... حاجی محمد شفیق

سیکرٹری نشر و اشاعت ...... غلام مصطفیٰ انجم

پروپیگنڈہ سیکرٹری ..... یوسف اقبال کھوکھر

خزانچی .... محمد اقبال

اس موقع پر نائب صدر محمد اقبال جٹ نے نظام مصطفیٰ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ایسا نظام ہے جو پوری طرح غیر مذاہب کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ چاہے وہ عیسائی، ہندو یا کوئی اور مذاہب ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ نظام مصطفیٰ کی خاطر ہمیں ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں دینے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔

جمعیت علماء اسلام میں شمولیت

سکھر کوٹ ٢٣ ستمبر جناب ماڈھ عبدالوحید خان صاحب ولد حکیم عبدالمجید خان صاحب رئیس سکھر کوٹ و انجمن آڑھتیاں سکھر کوٹ کے جنرل سیکرٹری نے معہ اپنے ساتھیوں کے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ آپ نے قومی اتحاد کے تمام امیدواروں کی بھرپور حمایت شروع کر دی ہے۔ ٧ مارچ کے الیکشن میں ماڈھ صاحب نے پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا تھا۔

ضلع لاڑکانہ

آج جمعیت علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کا ایک اہم اجلاس مولانا غلام سرور صاحب سومرو کی صدارت میں بمقام مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن دورائی روڈ لاڑکانہ منعقد ہوا۔ اجلاس سے جمعیت کے رہنماؤں حضرت مولانا علی محمد صاحب حقانی، مولانا عزیز الرحمان، محمد صدیق، عبدالغفور، عبدالرحیم اور خالد محمود خادم نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی مولانا علی محمد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر بنا تھا اس لیے اسلام کے نام پر ہی قائم رہے گا انہوں نے مولانا مفتی محمود صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اللہ پاک کا عظیم احسان ہے جنہوں نے ہمیں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جیسے لیڈر کی رہنمائی نصیب فرمائی۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کے لیے ایک دس رکنی ورکنگ کمیٹی قائم کی گئی۔ اجلاس میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کے اس فرمان کی تعریف کی گئی جس میں انہوں نے اراکین اسمبلی کو آثاثوں کے گوشوارے داخل کرنے کو کہا ہے

اجلاس میں لاڑکانہ کے علاوہ رتو ڈیرہ امیر و خان اور اوہ قمبر کے نمائندوں نے شرکت کی صدر اجلاس مولانا غلام سرور نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمیں خلفاءِ راشدین جیسے عادلانہ اور منصفانہ نظام کی ضرورت ہے آخر میں صدر اجلاس کی دعا سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خالد محمود خادم نے سر انجام دیئے۔ مقررین نے حاضرین اجلاس پر زور دیا۔ کہ وہ بستی بستی اور گاؤں گاؤں پھیل جائیں۔ اور پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدواروں خصوصاً حضرت شاہ مردان شاہ۔ پیر صاحب پگاڑو اور مولانا جان محمد عباسی کو کامیاب بنانے کے لیے دن رات محنت کریں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز لاڑکانہ کی تمام نشستوں پر اتحاد زبردست اکثریت سے کامیاب ہوگا۔ اور مخالفین کو عبرتناک شکست دی جائے گی۔

شجاع آباد

جمعیتہ العلماء اسلام کے مقامی رہنما اور قومی اتحاد حلقہ نمبر ۵۰ کے امیدوار سید فخر امین شاہ نے مطالبہ کیا ہے کہ شجاع آباد سے جلال پور پیر والہ تک پکی ٹرک کی فوراً مرمت کی جائے اور شجاع آباد میں کالج کا قیام ہو چکا ہے لیکن عمارت بنوائی جائے تحصیل شجاع آباد پسماندہ علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں پر ایک مِل تعمیر کی جائے تاکہ عوام کو روزگار میسر ہو انہوں نے ریلوے حکام کو یاد دلایا کسی زمانہ میں ریلوے حکام نے شجاع آباد سے جلالپور پیر والہ تک ریل بچھانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوراً منصوبہ پر عمل درآمد کرایا جائے

شکارپور سندھ

گذشتہ دنوں جمعیتہ علماء اسلام ضلع شکارپور سندھ کی مجلس عمومی کا اجلاس حضرت مولانا محمد عالم صاحب ضلعی امیر و سجادہ نشین درگاہ جرار پہوڑ شریف کی صدارت میں مدرسہ اشرفیہ دین پور میں منعقد ہوا اجلاس میں تمام شاخوں سے آئے ہوئے کارکنوں نے شرکت کی اجلاس سے حضرت محمد عالم صاحب د صوبائی امیر حضرت سید محمد شاہ امروٹی و صوبائی نائب امیر ۔۔۔ حضرت مولانا محمد مراد صاحب نمبر

جنرل سیکرٹری ۔۔۔ مولانا منصور الدین ناظم ۔۔۔ مولانا غلام قادر صاحب نے خطاب کیا اجلاس میں اتحاد اسلامی پر زور دیا گیا اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے کارکنوں کو مبارکباد پیش کی گئی جنہوں نے اپنی سیٹوں کے ٹکٹوں کو ۲۰۷۰۸ کے فیصلہ پر قربان کر دیا اور بغیر کسی کے کہنے پر کاغذات نامزدگی واپس کر دیئے اجلاس میں مالیاتی کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ (۱) شکارپور تحصیل و خانپور تحصیل جس کے نگران حضرت مولانا منصور الدین صاحب ہوں گے تحصیل گڑھی یاسین جس کے نگران حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ضلعی نائب امیر ہوں گے اجلاس میں ان کے علاوہ ضلع سکھر جمعیتہ علماء کے امیر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے بھی شرکت کی اجلاس حضرت امروٹی کی قیام گاہ پر اختتام پذیر ہوا۔

ملیسی شہر کے عہدیداران

صدر ۔۔۔۔۔ مولانا محمود الحسن صاحب

نائب صدر ۔۔۔۔ مولانا محمد امان اللہ صاحب

نائب صدر ۲ ۔۔۔۔ مولانا احمد یار صاحب

جنرل سیکرٹری ۔۔۔۔ شیخ عاشق حسین "

جائنٹ سیکرٹری ۔۔۔۔ حاجی محمد شریف "

خزانچی ۔۔۔۔۔ ملک غلام حسین ملتانی

نشر و اشاعت ۔۔۔۔ قاری احمد بخش صاحب

سالار ۔۔۔۔۔ صوفی نفیر احمد "

پشاور

۲-۹-۷۷ پشاور مولانا شیر زمان رہبر خطیب جامع مسجد و مہتمم دارالعلوم ترتیل القرآن نے آج دفتر دارالعلوم ترتیل القرآن نیو گرین مارکیٹ میں کارکنانِ جمعیتہ علماء اسلام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں جمعیتہ کو بحمداللہ جو غیر متوقع ترقی ہو رہی ہے۔ یہ صوبائی قائد شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد الیوسف جان بنوری صاحب کی انتہائی محنت کا نتیجہ ہے جو گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود جمعیتہ کے لیے شب و روز کام کر رہے ہیں۔ نیز قاری شیر زمان نے کہا کہ جمعیتہ کے مرکزی قائدین حضرت درخواستی صاحب اور مولانا مفتی محمود صاحب سے میری وابستگی روحانی ہے اور میں ان کی سرپرستی میں ہر باطل سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں

کاموں کی میں جمعیت علماء اسلام کا قیام۔ مولانا حافظ عبدالشکور کی طرف سے جمعیتہ کی حمایت کا اعلان

کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں گذشتہ روز جمعیت علماء اسلام کے ناظم اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی کے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ کے موقع پر متعدد شہریوں نے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور قائدین جمعیتہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے تقریب کے بعد مولانا زاہد الراشدی نے شہر کے بزرگ عالم دین اور مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا حافظ عبدالشکور سے ملاقات کی ایک سرگرم جماعت سمجھتے ہیں اور اس کے پلیٹ فارم پر جدوجہد کرنے کو فخر و سعادت کی بات سمجھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ وہ شدید علالت کے باوجود کاموںکی میں جمعیتہ علماء اسلام کی توسیع و ترقی کے لیے کام کریں گے اور جمعیتہ علماء اسلام کی مقامی شاخ کی بھرپور سرپرستی کریں گے۔ مولانا زاہد الراشدی نے بعد ازاں پاکستان قومی اتحاد کے مقامی دفتر کا معائنہ کیا اور علاقہ میں انتخابی صورت کے بارے میں مقامی راہنماؤں سے بات چیت کی

پیپلز پارٹی کے راہنماؤں کی جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت

الہ آباد۔ وزیر آباد میں گذشتہ روز معروف صنعت کار میاں محمد شریف کی قیام گاہ پر ایک استقبالیہ میں پیپلز پارٹی حلقہ نظام آباد الہ آباد کے نائب صدر خان محمد مقتدر خان نے اپنے دیگر رفقا سمیت پیپلز پارٹی سے علیحدگی اختیار کر کے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا

اور کہا کہ ہم قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کے جرأتمندانہ کردار سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں شامل ہو رہے ہیں

صاحب خانہ جناب میاں محمد شریف نے بھی اس موقع پر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور کہا کہ میں علماء حق کی قیادت میں دینی و سیاسی خدمات سرانجام دینے کو اپنے لیے باعثِ سعادت سمجھتا ہوں

استقبالیہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی، ضلع گوجرانوالہ کے ناظم عمومی ڈاکٹر غلام محمد، تحصیل وزیر آباد کے ناظم حافظ بشیر احمد چیمہ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے سربراہ میاں محمد عارف

صوبائی نائب صدر ...... ظہیر میر

ضلعی صدر ..... فاروق شیخ

ناظم عمومی ..... حافظ منیر احمد کے علاوہ اسی حلقہ سے قومی و صوبائی اسمبلی کے امیدوار جناب عامر ناصر چٹھہ اور جناب راجہ خلیق اسد بھی شریک ہوئے۔

مولانا زاہد الراشدی نے استقبالیہ کے بعد جی ٹی روڈ پر جمعیۃ علماء اسلام کے نئے دفتر کا افتتاح کیا اور کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ پاکستان قومی اتحاد کی انتخابی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور خوب محنت اور توجہ سے کام کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کامونکے

ضلع گوجرانوالہ کے عہدہ داروں

کا انتخاب

سرپرست ... حضرت مولانا حافظ عبدالشکور خطیب مرکزی جامع مسجد

امیر ... حکیم محمد اشرف کھوکھر چیف ایڈیٹر ماہنامہ ب اشرف کامونکے

نائب امیر ... حاجی فضل الدین بن بازار کامونکی

نائب امیر ... شیخ محمد عارف صاحب وارڈ نمبر ۱۰

ناظم عمومی جناب عبدالرحمٰن کاتب بنیڈ لی روڈ [illegible] پار نزد امام بارگاہ حسینیہ

ناظم ۱ صوفی بشیر احمد سڑک پار محلہ اسلام آباد

ناظم ۲ محمد وارث صاحب ہر ٹر روڈ کامونکے

خازن حاجی محمد ابراہیم صاحب آڑھتی غلہ منڈی کامونکے

ناظم نشر و اشاعت .... جناب حافظ محمد زاہد نعیم صدیقی محلہ اسلام آباد کامونکے

قرار داد ننکرگڑھ

جمعیت علماء اسلام ننکر گڑھ کے راہنما مولانا محمد طاہر ناصر نے مقامی اراکین جمعیت کی طرف سے چیف آف آرمی سٹاف جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین شہید کے مبینہ قاتل مسٹر بھٹو پر فوری طور پر مقدمہ چلایا جائے کیونکہ مولانا شمس الدین کو جس بے دردی سے شہید کیا گیا تھا تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اراکین جمعیت علماء اسلام ننکر گڑھ کا مطالبہ ہے اسی طرح نواب محمد احمد خان کے قتل کی تفتیش اعلیٰ سطح پر ہو رہی ہے اسی طرح مولانا عبدالرحمٰن کے مقدمہ کی تفتیش کے لیے ایک خصوصی ٹریبونل قائم کیا جائے تاکہ اصل حقائق عوام کے سامنے آسکیں۔

احباب متوجہ ہوں

احباب جمعیۃ علماء اسلام لائل پور کے ممتاز راہنما مولانا احمد سعید لدھیانوی سے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

پتہ :- مدرسہ اشرف المدارس گرونانک کالونی فیصل آباد (فون نمبر ۲۳۵۱۰)

اوکاڑہ بار ایسوسی ایشن

گذشتہ دنوں اوکاڑہ بار ایسوسی ایشن نے سید مقبول حسین ایڈووکیٹ کو صدر منتخب کر لیا۔ دیگر عہدہ داروں کا نام درج ذیل ہیں۔

نائب صدر ... محمد رمضان بھٹی

جنرل سیکرٹری .... عبدالعلیم خاں

جائنٹ سیکرٹری ..... چوہدری عبدالرزاق

خازن .... محمد افضل خان

ممبر عاملہ ... چوہدری محمد مقبول

قاری محمد رفیق۔ انہوں نے فاضل ممبران بار کو یقین دلایا کہ وہ بار کے ممبران کے مفاد کا خیال رکھیں گے اور ملک میں قانون کی عملداری کیلئے کوشاں رہیں گے۔

رحیم یار خاں میں یکروزہ ختم

نبوت کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خاں کے زیر اہتمام ۲۰ اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام چوک بنر منڈی ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مفکر ختم نبوت مولانا تاج محمود۔ مولانا ضیاء القاسمی مولانا منظور احمد شاہ حجازی، مولانا غلام ربانی صاحب مولانا رشید محمد لدھیانوی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی قاری حماد اللہ شفیق و دیگر رہنما مسئلہ ختم نبوت اتحاد بین المسلمین نظام مصطفےٰ پر روشنی ڈالیں گے۔ تمام احباب سے شرکت کی اپیل ہے

من جانب شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان

نصرت بھٹو کے بیان کا

سختی سے نوٹس لیا جائے

حیدر آباد ۔ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے رہنما قاری محمد عنایت اللہ قریشی نے نصرت بھٹو کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جس میں بیگم بھٹو نے کہا ہے کہ اگر پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی تو جنرل ضیاء الحق کو اقتدار سے جبراً الگ کر دیں گے اور شراب پر پابندی منسوخ کر دیں گے کوڑے مارنے کی سزا منسوخ کر دیں گے اور آگے چل کر کہا کہ عوام ملاؤں کی حکومت منظور نہیں کرتے قاری صاحب نے کہا کہ میں نصرت بھٹو صاحب کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جناب شراب یا کوڑوں سے متعلق قانون مولویوں کا بنایا ہوا نہیں۔ مذہب اسلام ملاؤں کا بنایا ہوا نہیں اسلام تو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنرل ضیاء الحق سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نصرت بھٹو سے اس بیان کا فوراً نوٹس لیا جائے اور اسے اسلام کی توہین کرنے پر سخت سزا دیں

ایک چراغ اور بجھا

گذشتہ دنوں صوبہ سرحد میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہے کہ ضلع بنوں کے ممتاز عالم دین

مولانا نور اللہ جان وفات پاگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم جید عالم دین اور اپنے علاقہ میں ایک ممتاز شخصیت تھے۔ علاقہ عوز پولا میں ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں ان کی مساعی جمیلہ سے جمعیت علماء اسلام نے اتنے زیادہ ووٹ لیئے تھے جن کی مثال پاکستان کے انتخابات میں کہیں نہیں ملتی مرحوم کا علمی لوہا نہ کہ پاکستان کے علماء بلکہ آل انڈیا کے علماء نے بھی مانا۔ تمام علوم پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ مرحوم بنوں کی تاریخ میں علمی شخصیتوں میں دوسری شخصیت تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام … تار جعفر بنوں کے اراکین نے ان کی وفات پر گہری تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے فرزند مولانا محمد نور امیر جمعیت علماء اسلام سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان

حیدرآباد ۲۹ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے سیکرٹری اطلاعات سید احمد شاہ کلانی کے مطابق محمد اسماعیل کانجی محترم علیم الدین بھٹی محمد صدیق پیرجی لوہار نے پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو کر جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم نے کافی سوچ سمجھ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ جمعیت علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جو کہ ملک میں نظام قرآن کے نفاذ کے لیے خلوص سے جدوجہد کر رہی ہے انہوں نے قائد قومی اتحاد و قائد جمعیت علماء اسلام مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے علیم الدین بھٹی نے پیپلز پارٹی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ کہا جاتا تھا کہ پیپلز پارٹی غریبوں مزدوروں کی پارٹی ہے لیکن یہ عین بھٹو کے بیانات کے اب برآمد ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جتنے دن پیپلز پارٹی میں گزارے ہیں اس کی اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلب گار ہوں جمعیت کے مقامی امیر محمد علی محمدی عبدالشکور نے ان کی جمعیت میں شمولیت کا زبردست خیر مقدم کیا ہے

بقیہ دورہ بلوچستان

امیدوار سردار عطاء اللہ خان مینگل کا صاحبزادہ منیر مینگل تھا جن کے کاغذات نامزدگی عمر کی کمی کی بناء پر مسترد کر دیئے گئے۔

علی الصبح پانچ بجے سوراب (ضلع قلات) روانہ ہوئے۔ اس سفر میں میر امان اللہ خان ترک زئی امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل زہری امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ زہری سوراب بھی ساتھ تھے۔

سوراب میں حضرت نے خطاب فرمایا اور ۸ بجے قلات روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے قلات پہنچے۔ قومی اتحاد کے اراکین نے جیپوں اور سوزوکیوں پر ۱۵ میل پر آپ کا استقبال کیا۔ چار باغ کی وسیع چار دیواری میں قلات کے پروانوں سے معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ بارہ بجے کوئٹہ روانہ ہوئے۔ چھ بجے شام کوئٹہ کے میونسپلٹی ہال میں پروگرام تھا۔ اس لیے قلات نہ رکے۔ بلوچ علاقوں کا دو دن کا دورہ اختتام پذیر ہوا۔ مجموعی طور پر یہ انتخابی دورہ بڑا کامیاب رہا اور حضرت مفتی صاحب کے بحیثیت صدر پاکستان قومی اتحاد شدید مصروفیات کے باوجود بلوچستان کے دس دن کے اس دورہ نے بلوچستان کے عوام پر ظاہر کر دیا کہ ماضی کے حکمرانوں کی طرح انہیں نظر انداز نہیں کیا جائے گا بلکہ پاکستان قومی اتحاد ایسے پسماندہ علاقوں کی نمائندگی کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔ بلوچستان کے مظلوم عوام بجا طور پر قومی اتحاد کی قیادت سے اچھی توقعات رکھتے ہیں۔

بقیہ تقریر مفتی محمود صاحب

پاکستان کے دیگر تین صوبوں میں نہیں ہے۔ بلوچستان میں بھی صرف انہی دو ضلعوں میں ہے۔ یہ دو تین شخص اگر کامیاب ہوں بھی تو ملک کے نظام میں کیا تبدیلی لاسکیں گے۔ اس کا سربراہ کہتا ہے کہ میں پشتون ہوں، پشتون کے حقوق حاصل کرتا ہوں۔ ایک شخص پشتون کے حقوق کیسے حاصل کر سکتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ کیا میں پشتون نہیں ہوں۔ میں اس سے اچھا پشتون ہوں۔ میں نے چھ سال تک بھٹو سے جنگ لڑی، تم اس کی گود میں بیٹھے رہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں بلوچ سے پشتون کا حق حاصل کروں گا۔ جو بلوچ بھٹو کے دشمن تھے تو وہ بھی ان کا دشمن تھا۔ جب جام اور اکبر بگٹی کی حکومت آگئی وہ بھی بلوچ تھے تم نے ان کا ساتھ دیا۔ تم ایک بلوچ کے دشمن، دوسرے بلوچ کے دوست ہو تو معلوم ہوا جو بلوچ بھٹو کے دشمن ہیں تمہاری ان سے دشمنی ہے جو بلوچ بھٹو کا دوست ہو تمہاری ان سے دوستی ہے۔

یہاں مجھے یہ شکایت پیدا ہوئی کہ بلوچستان میں قومیت بہت ہے۔ یہ فلاں قوم اور یہ فلاں قوم ہے۔ ہمارے علاقہ میں یہ چیز نہیں ہے اسلامی رشتہ میں ایک شخص جب آگیا تو ہمارا بھائی ہے۔ اگر اپنے قبیلہ کا ہے اور حق پر نہیں ہے تو ہمارا دشمن ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مہاجر اور انصار میں جنگ ہوئی تو مہاجر نے پکارا۔ یا للمہاجرین (اے مہاجرو میری مدد پر پہنچ جاؤ) انصار نے کہا کہ یا اَلَا نصار ... تو آپ نے جب سنا لوگوں کو اکٹھا کر کے فرمایا کہ أَفَبِدَعْوَا الجاهلية تَدْعُوْن هٰذِهٖ وَعدة مُشْتَنِعَةٌ ... اس جاہلیت کے دعویٰ سے بدبو پھیلتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا جب حالت کفر میں تھا تو ایک غزوہ میں بیٹا دشمن کی فوج میں تھا۔ غزوہ کے بعد بیٹے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ابا جان تم فلاں غزوہ میں میرے سامنے آئے مگر میں صرف اس لیے تیر مارنے سے باز رہا کہ تو میرا باپ تھا۔ تو آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب بھی سنیں، آپ نے کہا کہ بیٹا اگر تو میرے سامنے آتا تو میں تیرا سر قلم کر دیتا

اسلام کے مقابلہ میں باپ بیٹے کا رشتہ بھی کچھ نہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

ظہیر میر

صوبہ پنجاب کی مجلس شوریٰ اور مرکزی مجلس شوریٰ کا مشترکہ اجلاس ۲۱ اکتوبر کو لاہور میں طلب کر لیا گیا

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف نے ایک حکم کے ذریعے صوبہ پنجاب کی مجلس شوریٰ اور مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک مشترکہ اجلاس ۲۱ اکتوبر کو مرکزی دفتر لاہور میں کیا ہے۔ اس سلسلے میں مجلس شوریٰ کے تمام اراکین کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں اگر کسی صاحب کو دعوت نامہ وصول نہ ہوا۔ تو براہ کرم اس بیان کو ہی دعوت نامہ سمجھیں اور بر وقت تشریف لا کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہ ہوں ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

۱۔ تنظیمی صورت حال پر غور ، ۲۔ تربیتی اجتماع کے بارے میں مزید سوچ بچار ، ۳۔ دیگر امور با اجازت صدر۔

چوتھا تربیتی اجتماع

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام چوتھا تربیتی اجتماع بتاریخ ۲۵، ۲۶، ۲۷ نومبر کو ملتان میں منعقد ہوگا۔ مزید تفصیلات آئندہ بتلا دی جائیں گی۔ اس سے پہلے پچھلے ہفتے ساہیوال میں تیسرا تربیتی اجتماع بڑے کامیاب طریقے سے اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں جن اصحاب نے مختلف موضوعات پہ خطاب فرمایا۔ ان کے اسمِ گرامی درج ذیل ہیں

۱۔ حضرت مولانا حبیب اللہ ۲۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدیر "بینات" ، ۳۔ حضرت مولانا مطیع اللہ (۴) اکرام القادری مدیر "ترجمان اسلام" ۔ لاہور (۵) میاں محمد عارف مرکزی صدر جمعیت طلباء اسلام پاکستان (۶) حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی مدیر ماہنامہ "تبصرہ" (۷) عبد المتین چوہدری ایڈووکیٹ (۸) ڈاکٹر منظور ساہیوال (۹) ندیم اقبال اعوان صوبہ پنجاب (۱۰) ڈاکٹر اعظم چیمہ (۱۱) محمد ظہیر میر نائب صدر جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب ،

ایک بیان کے ذریعے قائد طلباء میاں محمد عارف ان تمام حضرات کا دلی شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے چند لمحات نکال کر طلبہ کی تربیت کے لیے شفقت فرمائی۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ یہ حضرات آئندہ بھی ہماری گذارش پر لبیک کہتے ہوئے ہم پہ شفقت فرمائیں گے۔

اسلامی انقلاب کے لیے قومی اتحاد کا بھرپور ساتھ دیا جائے

صدر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر سید سراج احمد شاہ جو کہ ان دنوں پورے سندھ میں جمعیتہ طلباء اسلام کی طرف سے انتخابی مہم کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ان دنوں سید صاحب نے بڑے بڑے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے جمعیتہ طلباء اسلام کے ساتھیوں کو خصوصاً اور عوام کو عموماً اس بات کی توجہ دلائی ہے کہ ملک میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے قومی اتحاد کا بھرپور ساتھ دیا جائے آپ نے کہا کہ اگر اس دفعہ یہ سنہری موقعہ ہاتھ سے جانے دیا گیا۔ تو پھر آئندہ اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ نہ صرف مشکل ہو جائے گا بلکہ کسی حد تک ناممکن بھی ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ نظام مصطفےٰ ؐ کی تحریک میں دی گئی قربانیوں کو کسی قیمت پر رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ آپ نے کہا ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اس ملک میں اسلامی نظام لائیں گے۔ آپ نے طلبہ سے کہا کہ آپ ہر وقت اپنا محاسبہ جاری رکھیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان

گذشتہ روز دفتر جمعیتہ طلباء اسلام میں حسب ہوا۔ یہ درس قرآن اپنی نوعیت کا انفرادی پروگرام تھا۔ مدرس جناب عبد المالک شاہ صاحب تھے۔ انہوں نے "محبت خدا اور اطاعتِ خدا" کے موضوع پر ایک جامع درس دیا بعد میں چند طلباء نے "بحیثیت رکن جمعیتہ طلباء اسلام میں میری ذمہ داریاں" کے عنوان پر اظہارِ خیال کیا۔ جس میں عبد الرحیم ناظم مالیات جمعیت طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان اور محمد طارق ممبر مجلس شوریٰ نے بہترین تقریریں کیں۔

اس موقع پر جناب عبد الحکیم اکبری صاحب سابق صدر جمعیت طلباء اسلام نے نظم و ضبط پیدا کرنے کی تلقین کی۔ جنرل سیکرٹری کے فرائض اعزازی طور پر عبد الستار نثاری نائب صدر نے سرانجام دیئے۔ آخر میں حاضرین کو ایک پر وقار پارٹی دی گئی۔

جھاوریاں

گذشتہ دنوں جمعیتہ طلباء اسلام جھاوریاں کے کارکنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس

میں جناب حافظ عنایت اللہ اور جناب محمد اقبال آصف نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ ساتھیوں کو جماعتی کام تیز سے تیز تر کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ مرکزی ناظمین جناب محمد عارف اور محمد فاروق قریشی صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے جھاوریاں کی جمعیۃ کے سابق نائب صدر خواجہ طارق محمود کو تحصیل بھر میں مڈل کے امتحان میں فرسٹ آنے پر مبارک باد پیش کی۔

صوبہ بلوچستان متوجہ ہو

پچھلے دنوں کئی بار مرکزی سطح سے صوبے کی تمام جماعتوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ ہر صوبے سے تحریک نظام مصطفےٰ کی مکمل رپورٹ ارسال کی جائے لیکن صد افسوس ساتھیوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ ہمارے ایک ساتھی جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے تحریک نظام مصطفےٰ کے عنوان پہ ایک کتاب بھی لکھی ہے جن صوبوں کی رپورٹ بر وقت نہ ملی۔ اس لیے صوبہ بلوچستان اہم کام کی طرف مبذول کراتے ہوئے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ جلد از جلد مکمل رپورٹ بھیجیں

محمد ظہیر میر

منجانب:۔ ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

عبد الخالق ندیم مخاطب ہیں

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم نشریات جناب عبد الخالق ندیم نے ایک بیان کے ذریعے صوبہ کی تمام شاخوں کے نظماء نشر و اشاعت سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے مقامی کارکردگی کی رپورٹ مسلسل اور باقاعدہ صوبائی دفتر ۴۸۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور بھیجتے رہا کریں تاکہ جماعتی کام کا مفصل جائزہ لیا جا سکے۔

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے کارکنوں کا ایک اجلاس صوبہ پنجاب کی جمعیۃ کے ناظم نشریات جناب عبد الخالق ندیم کی رہائش گاہ واقع محلہ دانش پورہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی جمعیۃ کے ناظم نشریات جناب عبد الخالق ندیم نے حاضرین سے مفصل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ ایک ایسا پاکیزہ معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے جو پوری قوم کو ذلت، گمراہی اور مغلوبیت کے موجودہ گڑھے سے نکال کر اقوام عالم پر غالب کرے انہوں نے کہا جمعیت طلباء اسلام طلبہ کو اولوالعزم۔ باوقار، مستقل مزاج باہمت، باکردار کی ایک ایسی تنظیم ہے جو دینی اور فنی علوم حاصل کرنے والے طلبا کو ایک دوسرے کے قریب کر کے دشمنانِ اسلام کی پیدا کردہ تفریق و نفرت ختم کرنا چاہتی ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر درج ذیل طلبہ نے باقاعدہ جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ محمد شعیب، محمد زبیر، فرخ احمد، محمد سہیل نذیر احمد، ان سب کا تعلق گورنمنٹ ڈگری کالج سمندری سے ہے۔ ان طلباء نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہم علماء حق کی قیادت میں جمعیت طلباء اسلام کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے زیر اہتمام ہونے والا سہ روزہ ماہانہ تربیتی

اجتماع

اس مرتبہ مُلتان شہر میں ہو گا

کارکن اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے سے زیادہ جوش اور ولولے کے ساتھ کثیر تعداد میں شرکت کریں

عبد الخالق ندیم ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب